www.KitaboSunnat.com

لِمَاذَا أُصَلِّي

میں نماز کیوں پڑھتا ہوں

تالیف : الشیخ عبدالرؤف الحناوی

نظرثانی واضافہ : محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

لِمَاذَا اُصَلِّی

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

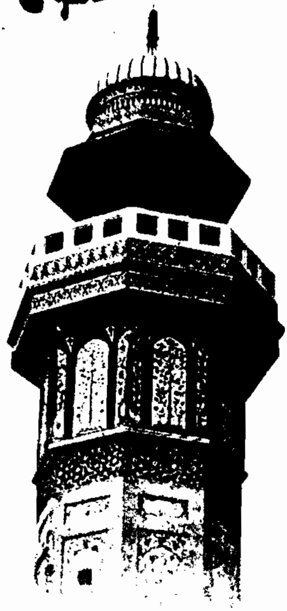

میں نماز کیوں پڑھتا ہوں

نماز سے غافل ہر مسلمان کیلئے ایک تازیانہ

تالیف : الشیخ عبدالرؤف الحناوی

ترجمہ : سلیم اللہ زماں

نظرثانی واضافہ : محمد طاہر نقاش

www.KitaboSunnat.com

دارالابلاغ
DARULIBLAGH

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالابلاغ
DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارُالابلاغ محفوظ ہیں

نام کتاب .... میں نماز کیوں پڑھتا ہوں

مصنف .... الشیخ عبدُالرؤف الحناوی

مترجم .... سلیمُ اللہ زماں

نظر ثانی واضافہ .... محمّد طاہر نقاش

اشاعت اوّل ....

تعداد .... ایک ہزار

قیمت ....

دارُالابلاغ کی جملہ کتب پاکستان بھر میں جماعت الدعوۃ کے مراکز کتب، دارالسلام کے شورومز اور سلفی کتب خانوں سے طلب فرمائیں۔ نیز

لاہور: مکتبہ قدوسیہ، نعمانی کتب خانہ، اسلامی اکیڈمی، مکتبہ سلفیہ اُردو بازار لاہور۔ فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ، دارلارقم، بھوانہ بازار فیصل آباد۔

پشاور: معراج کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور۔ کراچی: مکتبہ نور حرم گلشن اقبال، دی بک ڈسٹری بیوٹرز خداداد کالونی کراچی۔

راولپنڈی: تجلیات طیبہ کشمیری بازار۔ اسلام آباد المسعود اسلامک بکس .... سے بھی طلب فرمائیں۔

مکتبۃ الرحمانیۃ
دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

۹۹ ...جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

حرف آغاز: نماز پڑھ قبل اس کے کہ 5

دو دوستوں میں مکالمہ 9

محبت نامہ 14

بے نمازی کے بہانے 15

تراشیدہ بہانوں کا جائزہ 16

ذرا بتلا تو سہی! 17

چند ایک سوالات 17

شبہات کے ازالے کی مساعی 18

پہلا شبہہ: کیا نماز کوئی تاوان اور مالی چٹی ہے؟ 19

مذاہب باطلہ پر ایک نظر 20

اظہارِ تشکر کی ضرورت 22

دوسرا شبہہ: کیا نماز وقت کا ضیاع ہے؟ 24

تیسرا شبہہ: کیا نماز کسی آمر کی سیاسی چال کی تعمیل ہے؟ 26

چوتھا شبہہ: کیا نماز انسان کی شخصی آزادی کو ختم کرتی ہے؟ 28

پانچواں مغالطہ: کیا نماز کوئی مباح کام ہے؟ 32

انسانی زندگی کی ضرورت 34

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- کیا اللہ تعالیٰ ہماری نمازوں کا محتاج ہے؟ 37
- ذرا جواب تو دے 38
- ایک نصیحت آموز واقعہ 39
- فوائد و ثمراتِ نماز 40
- ہر مسلمان کے نام چند نصیحتیں 43
- پڑھا کر نماز اگر تُو 45
- کیا تجھے یہ پسند ہو گا؟ 49
- نماز کی اہمیت اور ترک کرنے کا وبال 54

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

نماز پڑھ قبل اس کے کہ.......

انسان جہاں اور بہت سے گناہوں کا ارتکاب بلا روک ٹوک کیے چلا رہا ہے وہاں ترک نماز جیسے عظیم جرم کا ارتکاب بھی اس شیطانی وسوسے کی بنا پر مسلسل کیے جا رہا ہے کہ کوئی بات نہیں ابھی بڑا وقت پڑا ہے ..... ابھی کون سی اتنی عمر گزری ہے ...... ابھی ساری زندگی نمازیں پڑھنے کے لیے پڑی ہے .... جب بوڑھے ہو جائیں گے تو پڑھ لیں گے ...... یا یہ کچھ مصیبتیں کہ جنھوں نے میری زندگی کو گھیر رکھا ہے' ان سے چھٹکارا پا لوں' تو پھر ان شاء اللہ نمازیں شروع کر دینی ہیں .... ابھی تو میں جوان ہوں' ابھی عمر ہی کیا ہوئی ہے' بڑی لمبی زندگی باقی پڑی ہے .... الغرض اسی طرح کے حیلے بہانے جو اصل میں شیطان کی طرف سے بندے کے دل میں ڈالے گئے وسوسے ہوتے ہیں' کہ جن کی بنا پر وہ بندے کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔ اور اس جرم کے دفاع میں ایسے اور بہت سے گمراہ کن خیالات و نظریات کو بندوں کے اذہان و قلوب میں راسخ کرتا رہتا ہے' تاکہ انسان نماز پڑھنے کے متعلق سوچنے کی زحمت بھی گوارا نہ کرے اور مطمئن بھی رہے۔ عقل مند انسان وہ ہے جو جوانی کو بڑھاپے کے آنے سے قبل غنیمت سمجھے اور جو کام کل کرنے کا سوچتا ہے اسے آج ہی کر لے' کہ کل کس نے دیکھی ہے!؟

لہٰذا اے بھائی! ...... اس چند روزہ زندگی میں ملنے والی سانسوں کو غنیمت جان اور ان وسوسوں سے اپنے دامن کو پاک صاف رکھ۔ انہی جھوٹی دلیلوں اور حیلوں بہانوں کا سہارا لیتے لیتے کسی دن اچانک وہ وقت آ جاتا ہے کہ جب محض ایک بہانہ بنتا ہے اور اس کی بنا پر موت کا جام پینا پڑتا ہے' اور انسان کے سب منصوبے' پلان' پروگرام دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ یوں وہ نماز پڑھنے کے اپنے تخیلاتی منصوبے اور ارادے کو عملی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جامہ پہنانے سے قبل ہی قبر کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اب حسرت، ندامت، پچھتاوا، پشیمانی، پریشانی، قبر میں جوابدہی کی جاں گسل اذیت اس کا مقدر بن جاتی ہے اور وہ ناکام و نامراد ہو کر آخرت کو سدھار جاتا ہے، کہ جہاں دردناک عذاب اس کا منتظر ہوتا ہے۔

یوں شیطان کی دلائی گئی جھوٹی تسلیاں حیلے بہانے اور دل بہلاوے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور اس کے کسی کام نہیں آتے۔ اس لیے اے میرے بھائی!...... آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ نماز پڑھ قبل اس کے کہ آپ کی نماز (جنازہ) پڑھی جائے۔ اس لیے بھی کہ یہ نماز تو اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم پیغمبر نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی معاف نہ ہو سکی، پھر آپ کو کیسے اور کیونکر معاف ہو سکتی ہے!!؟

آج جو آپ کے خیر خواہ بنے پھرتے ہیں، آپ پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کرتے ہیں، جو تمہارے نماز ادا کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں ..... انہوں نے کل تمہیں چھوڑ کر بھاگ جانا ہے، تمہارے کسی کام نہیں آنا ...... کل کیا بلکہ آج ہی دیکھ لینا، جب تمہاری میت قبر میں دفن کر دینی ہے ...... تو انہوں نے تیری جائیداد کی لوٹ کھسوٹ میں مصروف ہو جانا ہے .... ہر ایک نے تمہاری جائیداد سے زیادہ سے زیادہ حصہ وصول کرنے کی کوشش کرنی ہے ...... یہ ہے ان رشتوں کی اصل حقیقت کہ جن کی وجہ سے تو ترک نماز کا جرمِ عظیم کرتا ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو ترک کیا۔"

کسی عربی شاعر نے اس کا کتنا شاندار نقشہ کھینچا ہے۔ شاعر کہتا ہے:

"آدمی کی نماز آخرت میں اس کے لیے زاد راہ اور ذخیرہ اندوزی ہے اور (بروز قیامت) سب سے پہلے نماز کا ہی حساب و کتاب ہو گا۔ اگر وہ آدمی وفات پا جائے جو نمازی ہو تو اس کے لیے بشارت ہی بشارت ہے اور قیامت کے دن اس انسان کے لیے کامیابی و کامرانی اور نجات و سعادت ہے ورنہ اگر وہ آدمی بے نمازی ہے اور اسی حال میں اس کو موت آ جاتی ہے تو پھر اس کا ٹھکانہ جہنم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس دنیائے فانی سے جانے یعنی مر جانے کے بعد اس بے نماز انسان کے لیے ہلاکت ہی ہلاکت اور بربادی ہی بربادی ہے۔"

اے نماز نہ پڑھنے والے بھائی!

تمہارے نام یہ ایک خط اور پیغام (Message) ہے اور یہ کلمات' مشاہدات' تجربات اور خیالات ہیں جو تمہارے سامنے رکھے جا رہے ہیں ؎

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

شاید کہ تم ان معروضات اور خیالات جو قرآن و سنت کی خوشبو لئے ہوئے ہیں' کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے اندر ایک باشعور اور بیدار مغز دل محسوس کرو ...... شاید تمہارے دل و دماغ کی روح پر چوٹ پڑے ...... شاید تمہارے دل کی ویران اور بنجر زمین پھولوں اور کلیوں کی کونپلوں کے کھلانے کے قابل ہو جائے ...... شاید کہ تمہارے اذہان و قلوب پر غفلت و لاپرواہی کی چھائی ہوئی دھند چھٹ جائے ...... شاید تمہارا مردہ ضمیر جاگ اٹھے اور تم میں یہ احساس و شعور پیدا ہو جائے ...... اور تم اس حقیقت کا ادراک کر لو کہ نماز اسلام کی سب سے اہم اور بنیادی چیز ہے ...... جس نے قصداً نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا۔ ...... کفر و اسلام کے درمیان نماز ہی حد فاصل ہے۔ ...... نماز پڑھنا حسین و جمیل جنتوں میں داخلہ کا سبب ہے جبکہ اس کا چھوڑنا شعلے مارتی بھڑکتی' اور چمڑا ادھیڑ کر رکھ دینے والی آگ میں پھینکے جانے کا سبب ہے ...... لہٰذا ہم سب کو باجماعت نماز ادا کرنے کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے اور جہاں تک ہو سکے ہر حال میں نماز باجماعت ادا کرنی چاہیئے۔ اللہ کریم ہم سب کو باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

لہٰذا سب حیلوں بہانوں' تاویلوں اور اعذار کو ایک طرف رکھ کر آج ہی مسجد میں آ ...... سر سجدے میں رکھ ...... اور اپنے بے پرواہ رب کے حضور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر ...... کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ...... نہ جانے کب' کہاں' کس حال میں اجل کا فرشتہ آ جائے اور وہیں زندگی کی شام ہو جائے ...... ہمیں پتہ بھی نہ چلے اور مالک الملک کے سامنے لا کھڑے کر دیئے جائیں ...... اس وقت کیا جواب دیں گے!؟ ...... اس دن کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جوابدہی سے ڈرتے ہوئے آج ہی نماز جیسے زیور سے اپنے آپ کو آراستہ کر لے' یہ نہ سوچ کہ ابھی تو میں نوجوان ہوں ...... تو روزانہ دیکھتا نہیں! .... کتنے ہی نوجوان حادثات کا شکار ہو کر اگلے جہاں چل بستے ہیں یا پھر اچانک بیمار ہو کر یہ دنیا چھوڑ جاتے ہیں .... کہ لوگ ان کی موت پر یقین ہی نہیں کرتے .... کہ ابھی تو وہ میرے پاس سے مذاق کرتا ہوا یہ کہہ کر گیا ہے کہ: "میں تھوڑی دیر بعد واپس آؤں گا۔"

اے میرے بھائی ....! آج ہی اپنی آخرت کی فکر کر ...... اور اللہ کے گھر مسجد سے اپنا پیار بھرا رشتہ قائم کر لے ...... تو مسجدوں سے پیار کرنے والا بن جا' تاکہ اللہ کریم تجھ سے پیار کرنے لگے .... اور سن! جس سے اللہ پیار کرنے لگے وہ نہ دنیا میں ناکام ہوتا ہے اور نہ آخرت میں۔ کامیابیاں اور بلندیاں اس کا مقدر بن جاتی ہیں۔

سوچ لے! کیا تو ایسا ہی بننا چاہتا ہے یا اس کے برعکس!!

خادم قرآن و سنت

محمد طاہر نقاش

۸ مئی ۲۰۰۲ء لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے ایک دوست نے اپنے ہم نشیں دوست سے یوں کہا:

ابوبکر: "آپ کی حالت پر کتنا تعجب ہے ! کیسا ہے دیکھنا آپ کا؟ کیسی مضبوط گرفت ہے آپ کی؟" کیا آپ کو اس حالت پر حیرت ہے کہ دونوں آدمی کندھے سے کندھا ملائے بیٹھے ہوں' دونوں کے دل کی بات بھی ایک ہو' ان میں سے ایک کی چاہت یہ ہے کہ اپنے دل کو اپنے ہم نشیں پر نچھاور کر دے جبکہ دوسرا اس بات کی تمنا کیے ہوئے ہے کہ کہیں اس کی اپنی جان اس کے ہاتھ میں آ جائے تو اپنے ساتھی پہ فدا کر دے۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ دونوں آدمی کون ہیں؟

عمر فاروق: نہیں آپ بتا دیجیے۔

ابوبکر: ایک باپ ہے اور دوسرا بیٹا! باپ اظہار شفقت کر رہا ہے اور بیٹا اظہار نیازمندی! .... ان دونوں کا یہ رشتہ تجھے کتنا اچھا محسوس ہوا! (پھر کچھ وقفے کے بعد کہنے لگا)

جی ہاں! مجھے رب تعالیٰ کی قسم ہے' اس رشتے سے بڑھ کر اور کون سا رشتہ ہو سکتا ہے؟ جو دلوں کو مضبوطی سے جوڑنے والا اور باطنی تعلق کو گہرا رکھنے والا ہے' جو فضیلتوں کے اعتراف اور احسانات کے شکریے کے لیے بطور دلیل پیش کیا جا سکتا ہے؟

کیا اس زندگی میں کوئی انسان ایسا بھی ہے جو رشتہ داروں' ہمسایوں' دوستوں اور ساتھیوں سے بالکل لا تعلق ہو کر' الگ تھلگ رہ کر زندگی گزار سکتا ہے؟ کیا اس کی سرشت اور فطرت میں اجتماعیت نہیں ہے؟ (یعنی وہ ایک مل جل کر رہنے والی مخلوق نہیں ہے؟ بالکل ہے کیوں نہیں)

عمر فاروق: میرا خیال ہے کہ آپ لوگوں کے مابین' ہمدردی' باہمی تعاون' ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے فضل و احسان کے اعتراف کرنے' کی بنیادوں پر تعلقات کو استوار کرنے کی ضرورت و اہمیت پر زور دے رہے ہیں؟

ابوبکر: جی ہاں' بالکل ! ایسے ہی! اچھا! پھر اگر کوئی نیکی کو نہ مانے اور فضیلت کا انکار کر دے تو؟

عمر فاروق: کیا کوئی انسان' جس میں شرم و حیاء کا کوئی مادہ یا ضمیر میں غیرت کی کوئی رمق ہو ایسے کر سکے گا؟" (یعنی وہ ایسا کبھی نہیں کرے گا)

ابوبکر: جی! جی! لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم خود ایسا کرتے ہو (یعنی تم منکروں میں سے ہو)

اتنا سننا ہی تھا کہ وہ غصے میں آپے سے باہر ہو گیا اور ہاتھا پائی کرنے کو ہی تھا (تاکہ لڑ کر اس کو نقصان پہنچائے) لیکن پھر ذرا رُکا' دل میں بات کو سوچا اور پوچھنے لگا:

عمر فاروق: کس طرح؟...... کیسے؟

ابوبکر: اس لیے کہ تو بھی تو اپنے اوپر اللہ کے فضل و کرم اور نعمتوں کا انکار کرتا ہے!

عمر فاروق: کس طرح کچھ پتہ بھی تو چلے' کچھ تفصیل سے بیان کریں؟

ابوبکر: (سوال کرتے ہوئے) کیا اللہ تعالیٰ تیرے اوپر فضل و احسان کرنے والا نہیں؟

عمر فاروق: ہاں! کیوں نہیں!

ابوبکر: جس نے ہمیں زندگی کی ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا کیا وہ اللہ تعالیٰ ان نعمتوں پر شکر گزاری کا حقدار نہیں؟ ①

---

① اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ○ ﴾ (القمر : ۵۴/۳۵)

جو لوگ (ہماری نعمتوں کا) شکر کرتے ہیں ہم ان کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (یعنی ان کو آفتوں =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

= سے محفوظ رکھتے ہیں)

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾ (النحل: ۱۶/۱۱۴)

"اگر تم خاص اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو تو پھر اس کی نعمت کا شکر بھی ادا کرو۔"

یعنی اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو جیسا کہ تم اس کا (زبانی طور پر) دعویٰ کرتے ہو' تو پھر اس کی عطا کردہ نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا تم پر واجب ہے۔

ایک مقام پر اللہ کریم نے (اپنی نعمتوں کا) شکریہ ادا کرنے والوں کو فرمایا:

﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴾ (ابراہیم: ۱۴/۷)

"اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو اور زیادہ (نعمتیں) دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یہ سمجھ رکھو) کہ میرا عذاب سخت ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا شدہ بے شمار نعمتوں پر شکر ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ وہ اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ کی کسی بھی نعمت کا کبھی بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ ایک آنکھ کو ہی لے لیں اگر اللہ تعالیٰ کسی کو اندھا کر دیتا یا اس کو پیدائشی اندھا پیدا کرتا تو وہ کیا کر سکتا تھا؟ اس طرح بندے کے جسم میں ہی ایک ایک نعمت قابل شکر و ستائش ہے۔ اگر بندہ ساری زندگی زبان جیسی نعمت کے عطا کرنے کا شکریہ ادا کرنے پر لگا رہے تو اس کے شکریہ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ اور انسان کی تو ساری زندگی ہی اللہ کی نعمتوں سے معمور ہے۔ ایک مقام پر اللہ کریم نے شکر ادا کرنے کا حکم یوں فرمایا ہے:

﴿ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴾ (الزمر: ۳۹/۶۶)

"بلکہ تو اللہ کی عبادت کرتا رہ اور اسی کا شکر کرتا رہ۔"

اللہ الرحمٰن کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے میں خود بندے کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ شکریہ ادا کرنے پر ایک تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو مزید نعمتوں سے نوازتا ہے دوسرا اس کو شکر ادا کرنے کا ثواب دیتا ہے' اس کے درجات بلند کرتا ہے اور اس کے اس عمل پر خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴾

اور جو شکر کرے گا وہ اپنے ہی بھلے (فائدے) کے لیے شکر کرے گا (اس کو اللہ تعالیٰ اور زیادہ نعمتیں دے گا) اور جو کوئی ناشکری کرے گا تو اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے (اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے) وہ (بہت) خوبیوں والا ہے۔

جب کوئی انسان کسی دوسرے انسان پر احسان کرتا ہے تو وہ اس کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے اور اس کو بہتر بدلہ دینے کی سعی کرتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ بندہ اپنے رب کریم کا شکریہ ادا کرے اور وہ اس کی قدر دانی نہ کرے' وہ تو دونوں جہانوں کا بادشاہ ہے اس کی قدردانی خیال سے باہر ہے۔ =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمر فاروق: ہاں! ہے!

ابوبکر: اس کا شکر پھر کیسے ادا ہو سکتا ہے؟

عمر کچھ دیر کے لیے خاموش رہا' اپنے ذہنی افکار کو دوڑاتا رہا' گہری سوچوں میں غرق رہا اور پھر غور و خوض کے بعد' سوائے اس بات کے کچھ کہہ نہ سکا کہ

عمر فاروق: میں نہیں جانتا۔

عمر کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے طریقہ سے لاعلمی کی بنا پر قدرے ندامت و شرمندگی ہوئی تو خاموشی اختیار کر لی۔ کچھ دیر کے بعد پھر خود ہی بولا:

عمر فاروق: ابوبکر بھائی! آپ ہی مجھے کوئی ایسا طریقہ بتلا دیں کہ اس کے ذریعہ میں اپنے اس اللہ کا شکریہ ادا کر سکوں۔

ابوبکر: میرے پیارے بھائی! شکر کی ادائیگی کے لیے بیک وقت دو چیزیں ضروری ہیں۔

پہلی چیز: کہ تو اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس کے فضل و احسان کا معترف بن جائے۔ صرف زبان ہی سے اقرار کافی نہیں۔ اور بطور

= اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴾ (البقرہ: ۱۵۸/۲)

"تو اللہ قدر دان ہے اور جاننے والا ہے۔

﴿ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَ آمَنْتُمْ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴾ (سورۃ النساء: ۱۴۷/۴)

اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور باایمان رہو۔ اللہ تعالیٰ بہت قدر کرنے والا اور پورا علم رکھنے والا ہے۔

ہمیں بھی اللہ کریم کی بے انتہا نعمتوں خاص طور پر اشرف المخلوق انسان بنا کر آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں پیدا کرنا' اس جیسی عظیم نعمت اور اس سے بڑی نعمت کہ عقیدہ توحید کا حامل بنایا۔ ایسی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا زبانی نہیں بلکہ عملی اظہار سر کو اس کے سامنے عاجزی و انکساری کے ساتھ سجدے میں رکھ کر کرنا چاہیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثبوت کے' اپنی جبین نیاز کو' اس کے حضور سجدہ کرتے ہوئے' عاجزی و انکساری کا اظہار کرتے ہوئے' زمین پر ٹکا دے۔ (یعنی سر سجدے میں رکھ دے)

دوسری چیز: کہ ان نعمتوں کی نگہداشت و حفاظت کرتے ہوئے انہیں ایسی جگھوں میں استعمال میں لا کہ جن سے وہ اللہ تجھ پہ راضی رہے۔

عمر فاروق: تیری باتیں حق اور سچ ہیں۔ اب میں تیرے سامنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پکا معاہدہ اور عہد و پیمان کرتا ہوں کہ میں مرتے دم تک نماز کو ترک نہیں کروں گا۔

لیکن میرا ایک انتہائی گہرا دوست ہے' نماز کے معاملے میں اس کی حالت میرے جیسی ہے' (یعنی وہ نماز نہیں پڑھتا) کیا آپ مجھے اس موضوع پر چند باتیں لکھ کر دے سکتے ہیں' جو میں اسے بھی پہنچا دوں۔ شاید اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے (اس کے دل کی دنیا بدل دے اور) اس کو بھی ہدایت عطا فرما دے۔ اور پھر وہ بھی نماز کے ذریعے سے اپنے اور اپنے رب تعالیٰ کے درمیان منقطع تعلق کو بحال کر سکے۔ اور جب تک وہ زندہ رہے نماز پڑھتا رہے' یقیناً آپ کا یہ جاری کردہ کارخیر آپ کے حق میں "سرخ اونٹوں کے ملنے سے" کئی درجے بہتر ہو گا۔ [1]

ابوبکر: ضرور' بڑی محبت سے! احترام سے' یہ سعادت' زہے نصیب!

پھر اس نے اس کے نماز سے غافل اور تارک نماز دوست کے لیے یوں خط لکھا:

---

[1] یہ اصل میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں رسول اللہؐ نے سیدنا علیؓ کو خیبر فتح کرنے کیلئے جب جھنڈا دیا تو سیدنا علیؓ نے دریافت کیا: "اے اللہ کے رسول! ان (اہل خیبر) سے اس وقت تک قتال کروں یہاں تک کہ وہ ہم جیسے ہو جائیں۔" آپؐ نے فرمایا: "اپنی رفتار پر چلتے رہو حتیٰ کہ ان کے میدان میں جا کر اترو۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو' اور انہیں اللہ تعالیٰ کے وہ حقوق بتلاؤ جو ان پر واجب ہیں۔

((فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)) (بخاری۔ کتاب =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محبت نامہ

میرے پیارے دوست!

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ!......

عرض یہ ہے کہ میں نے ایک انتہائی پاکیزہ بات سنی ہے' تو جی چاہا کہ اس بات کو' شفاف کاغذ پر تحریر کر کے ان سطور کے ذریعے آپ تک بھی پہنچا دوں اور مجھے امید ہے کہ یہ بات آپ کے دل میں وہ مقام پا لے گی جو مقام و مرتبہ اس نے میرے دل میں پالیا ہے۔

والسلام

اخوکم فی اللہ

آپ کا بھائی محمد عمر فاروق

المغازی : باب غزوۃ خیبر (ح ۴۲۱۰)۔ مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ : باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ح ۲۴۰۶)

"پس اللہ ذوالجلال کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت فرما دے گا تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بڑھ کر بہتر ہو گا۔"

چونکہ ریگستان کو عبور کرنے کے لیے اونٹ بہترین سواری ہے ورنہ پیدل سفر کرتے ہوئے انسانی جان کے خاتمہ کا خدشہ ہوتا ہے۔ ویسے بھی سواری کی انسانی زندگی میں بہت اہمیت ہے' قرآن اس پر شاہد ہے۔ اور سرخ اونٹ اس وقت عرب کے سب سے نفیس ترین اونٹوں میں سے تھا۔ آجکل کی سواریوں پر قیاس کریں تو اس حدیث کا مفہوم یوں ہو گا کہ ایک آدمی کی کوششوں کے نتیجے میں کسی فرد کا راہ ہدایت (توحید) پر آ جانا اس کے لیے دنیا کی سب سے نفیس ترین سواریوں سے بہتر ہو گا۔ وہ نفیس ترین سواریاں پجارو' لیموزین' مرسڈیز یا اس سے بھی اعلیٰ سواریاں یا جدید ہوائی سفر کی سواریاں ہیلی کاپٹر اور ہوائی جہاز بھی ہو سکتی ہیں' یا اس سے بھی کوئی جدید سواری کی شکل سامنے آئے۔ اسلام کی دعوت دینے والے کی دعوت کے نتیجے میں راہ ہدایت پر اگر ایک بھی شخص آ گیا۔ تو اس کے لیے کوشاں اللہ کے بندے کے لیے (اجر و ثواب میں) یہ اس جدید ترین' نفیس ترین' مہنگی ترین سواریوں سے کہیں بڑھ کر ہو گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بے نمازی کے بہانے

ہمارے موجودہ دور میں' لوگوں کی اکثریت نماز سے بے پروائی سستی برت رہی ہے اور اسے اپنے اوپر ایک بھاری بوجھ خیال کرتی ہے۔ جب کبھی تو ایسے لوگوں کو نماز کی یاد دہانی کروائے گا' تو ان میں سے کوئی تو اس طرح عذر لنگ تراشے گا کہ:

"ابھی وہ انتہائی اہم کام میں مشغول ہے۔" اور کوئی یوں بھی کہہ دے گا کہ:

"ابھی اس کے کپڑے ایسے پاک نہیں ہیں کہ نماز پڑھ سکے گھر پہنچ کر' یہ کپڑے اتار کر' پڑھ لوں گا" جبکہ' درحقیقت وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اور کوئی تو اپنی کوتاہی کا اعتراف بھی کر لے گا اور یوں کہنا شروع کر دے گا کہ:

"اللہ ہمیں ہدایت دے۔" (مگر وہ نماز پھر بھی نہیں پڑھتے) ایک ایسا بھی سنگ دل اور برائی پر جرأت اور دلیری کرنے والا گروہ پایا جاتا ہے جو اعلانیہ برائی کا ارتکاب کرتا ہے اور اللہ کی نعمت کو کفر میں بدل دیتا ہے' یہ گروہ نماز اور نمازیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے' ان کو طعن تشنیع اور مذاق کا نشانہ بناتا ہے اور پھر بھی یہ خیال کیے ہوئے ہے کہ "وہ مسلمان" ہے۔ (ہائے' افسوس!) ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ وحدہ لا شریک کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل پارہ پارہ ہو جاتے ہیں۔ [1] جب انہیں اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے تو (یہودیوں کی طرح تمسخراً) یوں کہہ دیتے ہیں ﴿ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا ﴾ (البقرة: ۲/۹۳) .... "ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی۔"

(کہ سن تو ہم نے لیا ہے لیکن ہم بات کو تسلیم نہیں کریں گے مانیں گے نہیں۔)

---

[1] قرآن پاک نے اس بات کا یوں ذکر کیا ہے:

﴿ وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴾ (الزمر: ۳۹/۴۵)

"اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے سامنے جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل بھینچ (پارہ پارہ ہو) جاتے ہیں (نفرت کرتے ہیں) اور جب اللہ کے علاوہ اور معبودوں' (دیوتاؤں) کا ذکر ہوتا ہے تو وہ اسی وقت خوش ہو جاتے ہیں۔" =

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ○ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ○ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ○ ﴾ (المدثر: ۷۴/ ۴۹-۵۱)

''آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس (قرآن کی) نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں، گویا یہ بدکے ہوئے جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑے ہیں۔''

تراشیدہ بہانوں کا جائزہ

میرے پیارے بھائی! .... آیئے ان لوگوں کے ان بہانوں (۱) کا قدرے تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں اور ان اسباب پر نظر ڈالتے ہیں کہ جن کی بنا پر یہ نماز چھوڑے بیٹھے ہیں۔

= افسوس ہے کہ آج بھی یہی کیفیت بہت سے ان مسلمانوں کی ہے جو اولیاء پرستی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کے سامنے اللہ ذوالجلال کی خالص توحید کا ذکر ہو تو ان کے دل بھینچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص ضرور اولیاء اللہ کا منکر ہے اور وہابی ہے۔ لیکن اگر اولیاء اللہ کے فضل و کرامات کے من گھڑت قصے سنائے جائیں تو گویا ان کے دل کی کلی کھل جاتی ہے، ان کی طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے، اور خوشی سے ان کے چہرے ترو تازہ ہو کر دمکنے لگتے ہیں۔ اس سے یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ انہیں اصل محبت اور دلچسپی اللہ تعالیٰ سے نہیں بلکہ خود ساختہ ان اولیاء اور پیروں سے ہے کہ جن کے خلاف وہ کسی طرح کی بھی بات نہیں سن سکتے۔

(۱) ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ جو ضعیف العمر ہو چکے ہوتے ہیں لیکن جب ان کو عبادات نیکیوں اور خاص طور پر نماز کے لیے ترغیب دی جاتی ہے تو وہ بھی بعض غیر مناسب بہانے کرنے لگتے ہیں، نہیں سوچتے کہ اب ہم بوڑھے ہو چکے ہیں، اب ہی ہم توبہ کر کے اپنے سر کو رب کائنات کی بارگاہ میں جھکا دیں۔ ایسے بدنصیبوں کے لیے رسول اللہ کی وعید پڑھ لیں آپ نے فرمایا:

((اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَى امرِیءٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَغَهُ سِتِّيْنَ سَنَةً)) (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق باب من بلغ ستین سنة اعذر الله اليه فی العمر (ح ۶۴۱۹)

''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے عذر کا کوئی موقع نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس تک دنیا میں (زندگی گزارنے کی) مہلت دی ہو۔''

یعنی وہ دنیا میں اپنی عمر کے ساٹھ سال گزار کر مرا وہ قیامت کے دن اپنی کوتاہیوں کا کوئی عذر پیش نہیں کر سکے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذرا بتلا تو سہی؟

① کیا نماز پڑھنا تاوان اور چٹی ہے جس کو نمازی ادا کرتا ہو' جیسے کوئی (دنیا کے کسی معاملے میں) ناجائز چٹی ادا کرتا ہے؟

② کیا نماز پڑھنا وقت کو ضائع کرنا ہے؟ کہ ایک انسان کے پاس اپنی حاجات و ضروریات سے زائد کوئی فالتو وقت ہو جسے وہ ضائع کرے؟

③ کیا نماز پڑھنا کوئی ایسا مجبوری والا معاملہ ہے جس پر آدمی کو زبردستی لایا جاتا ہے' جیسا کہ آمرانہ ممالک میں کچھ سیاسی پابندیاں زبردستی منوائی جاتی ہیں؟

④ کیا نماز انسان کی کھلی آزادی کو قید کرنے والی اور اس آزادی کے تقاضوں کو پورا کرنے سے روکنے والی ہے؟

⑤ کیا نماز ایک مباح کام ہے کہ جس کا جی چاہے کرلے اور اسے کوئی ثواب نہ ملے اور پھر جس کا جی چاہے اسے چھوڑ دے اور اسے کوئی گناہ نہ ہو؟

⑥ کیا اللہ تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت ہے؟

چند ایک سوالات

وہ کون سے فائدے ہیں' جو انسان نماز سے حاصل کرتا ہے؟ اور وہ کون سے خسارے ہیں جو اس کے ترک کرنے سے وارد ہوتے ہیں؟ اور کیا......؟ اور کیوں......؟

ایسے بہت سے سوالات ہیں جو انسانی سوچ میں گھومتے رہتے ہیں جنہیں ہوائے نفسانی' شیطان اور انسان کی آزاد خیالیاں پیدا کر رہی ہیں۔ پھر اگر انسان ان سوالات کے جوابات سے قاصر رہ جائے تو یہ سوالات اس پر حاوی ہو جاتے ہیں' جس کے نتیجے میں وہ ڈگمگاتا اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ یہی سوالات اس کی فکر میں منفی رد عمل پیدا کر دیتے ہیں تو وہ راہِ راست سے بھٹک جاتا ہے۔ اپنے برے اعمال کو خوبصورت دیکھنے لگتا ہے' اپنی فاسد رائے کو صائب سمجھتے ہوئے اسی پر جما رہتا ہے'① فضول کج بحثوں میں الجھا رہتا

---

① انسان اپنے غلط افعال کے حق میں خود تراشیدہ دلائل اور منطق کا سہارا لیتا ہے۔ مثلاً شراب پینا' نماز نہ پڑھنا' شراب کے لیے کہنا کہ ''غم بھلانے کے لیے پیتا ہوں'' اور نماز نہ پڑھنے پر بہانہ بنانا کہ ''ایسی =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے' اور لمبی لمبی امیدیں باندھتا رہتا ہے حتیٰ کہ ستر (۷۰) برس کے فاصلے سے جہنم میں جا گرتا ہے اور پھر بھی اسے احساس زیاں نہیں ہوتا۔ ①

اور اگر وہ انسان ان سوالات کے جوابات اچھے انداز سے دے دے اور شبہات کا قلع قمع کر دے' ہوش و خرد سے کام لے تو وہ ان سوالات کے برخلاف حجت قائم کر لیتا ہے جس سے یہ سوالات اُس کی نوک زبان اور لوحِ دماغ سے محو (غائب) ہو جاتے ہیں۔

شبہات کے ازالے کی مساعی

اب ہم سطور ذیل میں ان سوالات اور شبہات کو ایک ایک کر کے بیان کرتے ہیں پھر ان کے جوابات دیتے ہیں' تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔ اس کے بعد پھر بھی جو راہِ راست سے

= نماز کا کیا فائدہ جو ہیرا پھیری بھی کروائے۔" داڑھی کی سنت پر ترغیب دینے پر کہتا ہے "دیکھے ہیں داڑھیوں والے بھی۔ یہ داڑھی رکھ کر جھوٹ بولتے ہیں' اس لیے ہم نے رکھی ہی نہیں" وغیرہ۔ اور ٹی وی فلموں کے مہیا کردہ جوازات جو جرائم کے دفاع میں ہوتے ہیں۔ کہ "اگرچہ چوری کرتا ہے ڈاکے مارتا ہے لیکن امیروں سے چھین کر غریبوں یتیموں میں بھی تو تقسیم کر دیتا ہے۔ اگر وہ (رشوت خور) افسر مدد نہ کرتا تو فلاں کی بیٹی گھر میں ہی بیٹھی رہ جاتی۔ یا وہ سود ضرور لیتا ہے لیکن اس سود کو رفاہی کاموں میں صرف کر دیتا ہے" وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے بہانے تاویلات اور شیطان کے مزین کردہ ہتھکنڈے ہیں کہ جو انسان گناہوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے اور پھر خود فریبی کا شکار ہو کر اس خوشنما جال میں جکڑا رہتا ہے ...... اور توبہ کا موقع بھی بہت کم ملتا ہے کہ اگلے جہان سدھار جاتا ہے۔

① رسول اللہ ﷺ نے انسان کی نہ ختم ہونے والی امیدوں کے متعلق فرمایا: "آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر دو چیزوں کی محبت میں اس کا دل جوان رہتا ہے۔ (۱) ایک تو دنیا کی محبت میں۔ (۲) دوسرا لمبی عمر پانے کی خواہش میں۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق : باب من بلغ ستین سنۃ فقد اعذر اللّٰہ الیہ فی العمر ......' ح ۶۴۲۰۔ مسلم۔ کتاب الزکاۃ : باب کراھۃ الحرص علی الدنیا' ح ۱۰۴۶)

دوسری حدیث میں فرمایا کہ : "اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس تک دنیا میں مہلت دی۔" (بخاری حوالہ سابق' ح ۶۴۱۹)

یعنی ایسا آدمی جو اس قدر عمر کا حصہ دنیا میں گزارے گا وہ قیامت کے دن اپنی بد اعمالیوں کے ارتکاب اور نیک اعمال کے نہ کرنے پر کوئی عذر اور بہانہ پیش نہ کر سکے گا کہ وہ اس طرح جہنم کی آگ سے بچ سکے اور اگر پیش کرے گا بھی تو قبول نہ کیا جائے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

منہ موڑے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

پہلا شبہہ اور اس کا شافی جواب:

کیا نماز کوئی تاوان اور مالی چٹی ہے؟

اے میرے پیارے ہم نشیں!...... نماز کوئی معین تاوان نہیں کہ جسے ادا کیا جاتا ہے اور نہ ہی کوئی مالی چٹی ہے کہ جسے بھرا جاتا ہے' یہ تو درحقیقت ایک امانت ہے جسے نمازی دن میں پانچ بار بنظر غور دیکھتا ہے' جس کی وجہ سے تیری وفاداری' صدق شعاری' اخلاص گذاری اور فرائض کی بجا آوری کی شہادت ملتی ہے۔ اور مزید برآں تُو اس نماز کی حسنِ ادائیگی پر اجر عظیم کا مستحق بھی ٹھہرتا ہے۔ ①

① رسول اللہ ﷺ نے بہترین انداز میں احسن طریقہ سے نماز پڑھنے والے کے لیے خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

((خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوءَ ھُنَّ وَ صَلَّھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَ اَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَ خُشُوعَھُنَّ کَانَ لَہُ عَلَی اللّٰہِ عَھْدًا اَنْ یَّغْفِرَلَہُ وَ مَنْ لَمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہُ عَلَی اللّٰہِ عَھْدًا اِنْ شَاءَ غَفَرَلَہُ وَ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہُ)) (ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ : باب المحافظة علی الصلوت (ح ۴۲۵)

"اللہ تعالیٰ نے (دن میں) پانچ نمازیں (ہر مسلمان پر) فرض کی ہیں۔ جس نے ان کے لیے اچھا وضوء کیا' اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا' اور رکوع اور خشوع کو پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے وعدہ ہے کہ اس کو بخش دے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے کوئی وعدہ نہیں' خواہ اس کو بخشے خواہ عذاب کرے۔"

اس حدیث مبارکہ میں خشوع اور حسن ادائیگی پر زور دیا گیا ہے یعنی پوری دل جمی حضور قلب' ہیبت و آداب کو ملحوظ رکھ کر نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر آدمی تیزی تیزی سے جلد از جلد ارکان نماز کو ادا کرے گا' تو ایسی نماز کو رسول اللہ ﷺ نے نماز ہی تسلیم نہیں کیا۔ ایک شخص نے نماز پڑھی پھر آ کر رسول اللہ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) "واپس جا کر پھر دوبارہ نماز پڑھو' تم نے نماز نہیں پڑھی" اس نے دوبارہ نماز پڑھی۔ آپ نے پھر دوبارہ وہی فرمایا۔ اس نے =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جی ہاں! یہ نماز کوئی تاوان ہے اور نہ ہی کوئی چٹی اور نہ ہی کوئی ٹیکس ہے' یہ تو صرف اپنے حق کی پہچان اور احسان پر شکریہ کا ایک انداز ہے' بلکہ یہ تو دل کی صفائی کی ایک دلیل ہے' جو روٴساء اور امراء کی اطاعت گزاری اور ان کے احکام کی تعمیل میں بھی نظر آتی ہے' بلکہ یہ تو دل میں موجود محبت الٰہی اور اس کی مقدار کو عیاں کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

کیا آپ معاشرے میں اس بات کا ملاحظہ نہیں کر رہے کہ تقریباً سب ہی لوگ اپنے اپنے طور پر کچھ ہستیوں کی تعظیم کر رہے ہیں' اور انہیں اپنے آپ پر قدرت رکھنے والے' نفع پہچاننے والے سمجھ رہے ہیں۔ مصائب و مشکلات میں ان کی طرف رجوع کرتے ہیں' پریشانیوں اور آڑے لمحات میں ان سے فریادیں کرتے ہیں اور خاص خاص موقع و مقامات میں ان سے خیر و برکات کے طلب گار نظر آتے ہیں اور پھر اپنے وجود میں ایسی ایسی علامات اور شعار (خاص نشانیوں) کا استعمال کرتے ہیں جو انہیں لمحاتِ غفلت میں یاد دہانی کا کام دیتی ہیں' اور پھر وہ ان ہستیوں کو نئے عزم اور نئے یقین سے یاد کرنے لگتے ہیں۔

مذاہب باطلہ پر ایک نظر عیسائیوں کے دل میں کیا بات ہے؟ کہ ...... وہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو الٰہ بنائے ہوئے ہیں؟ اور صلیب کو ایک

= تیسری مرتبہ نماز پڑھی' آپ نے پھر وہی فرمایا۔ اب اس نے کہا: یا رسول اللہ مجھے نماز سکھا دیجئے۔" آپ نے فرمایا:

جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پورا وضوء کرو' پھر قبلہ کی طرف منہ کرو' پھر اللہ اکبر کہو پھر قرآن میں سے جو آسانی سے پڑھ سکو' پڑھو۔ پھر رکوع کرو۔ یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے' پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر اٹھو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرو۔ (بخاری۔ کتاب الاذان: باب وجوب القراءة للامام و المأموم فی الصلوات کلھا (ح ۷۵۷)۔ مسلم۔ کتاب الصلاۃ: باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة (ح ۳۹۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شعار ٹھہرائے ہوئے ہیں' جسے اپنے گرجاؤں پر بلند مقام پر سجائے رکھتے ہیں' اپنے سینوں پر سجائے رکھتے ہیں اور اپنی عبادات کی ادائیگی کے لیے گرجاؤں کو دوڑتے نظر آتے ہیں؟

یہودیوں کے دل میں کیا چیز ہے؟ کہ ...... عزیر (علیہ السلام) کو اللہ مانتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔ ایک قبر نما عمارت کے گرد جمع ہوتے ہیں' اس پر چراغاں کرتے اور تورات کو پڑھتے اور دیگر عبادات کو وہاں سرانجام دیتے ہیں؟ ان میں سے زیادہ دین دار طبقے والے تو چھوٹے سائز کی ٹوپیاں پہنتے ہیں جن سے اپنی پیشانیوں تک کو ڈھانک کر رکھتے ہیں' انہوں نے فلسطین میں اپنی حکومت (یعنی اسرائیل) قائم کرنے کے بعد ایک "شش کنارہ (چھ کونوں والا) ستارہ" بھی بطور شعار (اپنی پہچان کے لیے) اختیار کر لیا ہے۔

مجوسیوں کے پاس کیا ہے؟ ...... کہ وہ آگ کے پجاری بنے ہوئے ہیں' اور ہندو گائے اور بندروں کے پجاری بنے بیٹھے ہیں۔ اور اسی طرح دوسرے باطنی فرقے شیطان کی عبادت میں مصروف عمل نظر آتے ہیں؟

یہ سب لوگ اللہ کو چھوڑ کر دیگر جھوٹے خداؤں (معبودوں) کی عبادت کر رہے ہیں ان کی تعظیم کرنے' ان کے لیے نمازیں پڑھنے اور ان کا قرب حاصل کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ ان کے کھوکھلے دعوؤں اور باطل افکار کی مانند' خود بھی باطل اور جھوٹے ہیں' جو ان کے نفع کے مالک ہیں اور نہ ہی نقصان کے' اس کے باوجود تو ان کی نمازوں پر تو کوئی انگشت نمائی نہیں کرتا۔ اور صرف میری نماز پر ہی کیوں معترض ہے؟ جبکہ یہ حق اور سچ ہے! مقام و مرتبے والی ہے! اپنے پڑھنے والے کو فائدہ پہنچانے والی ہے!

یہ سب لوگ اپنی مختلف انداز کی عبادات میں کیا فوائد حاصل کر رہے ہیں؟ ان کے معبودانِ باطلہ ان کے کون سے کام کر رہے ہیں؟ ...... کیا وہ ان کی دعائیں قبول کرتے ہیں؟ ...... کیا ان کی گفتگو کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں؟ ...... کیا ان کے مصالح و مفاسد کو پہچانتے ہیں؟ ...... کیا ان کے روزی رساں ہیں؟ ...... کیا انہیں زندگی بخشنے والے ہیں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

...... کیا انہیں بیماری سے صحت یاب کرتے ہیں؟ ...... کیا ان سے نقصان کو دور کرتے ہیں؟ ...... کیا ان کے لیے بارش برسا کر کھیتیاں اگاتے ہیں؟

نہیں! ...... ان کاموں میں سے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے ...... تو اس کے باوجود بھی وہ لوگ ان کی عبادت کر رہے ہیں' اپنے دل کی گہرائیوں سے ان کی پاک بازی اور فضل نوازی کا اعتراف کرنے والے ہیں' اپنی نمازوں کو ان کے حضور ادا کر کے اس اعتراف کی دلیل مہیا کر رہے ہیں۔

اظہارِ تشکر کی ضرورت

میری نماز پر چلانے والے! ...... ذرا یہ تو بتا دے کہ اگر کوئی انسان تجھے مٹھائی کا ٹکڑا پیش کرے' یا تیرے سامان کو اٹھوانے میں تیری مدد کرے' یا تجھے راستے کی رہنمائی کر دے' یا تیری کھڑی کار کو دھکا لگوا دے' یا تیری نیچے گری ہوئی چیز کو اٹھا کر تجھے پکڑا دے' تو کیا' تُو اس کا شکریہ ادا نہ کرے گا؟ ...... یقیناً تو اپنے دل سے اس کا احترام کرے گا' اس کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا' اور تو تمنا کرے گا کہ اس کی نیکی سے بڑھ کر تُو اس کا بدلہ چکا دے ...... جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

اور میں بھی' تیری طرح کا ہی ایک انسان ہوں' نیکی کو یاد رکھتا ہوں' کسی کے احسان کا اقرار اور فضل کا اعتراف کرتا ہوں اور ہدیے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ بلکہ اگر مجھ پر کسی کا فضل و کرم ذرا زیادہ ہو گا۔ تو میری طرف سے شکریہ بھی ذرا زیادہ ہو گا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مانند' کوئی اور بھی مجھ پر فضل و انعام کی بارشیں برسانے والا ہے؟ ...... اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جس نے مجھے عقل اور حواس عطا فرمائے ہیں ...... مجھے پاکیزہ روزی وافر عطا فرمائی ہے ...... مجھے صحت و عافیت سے نوازا ہے ...... مجھے دین صحیح کی ہدایت عطا فرمائی ہے ...... مجھے بیوی بچے عنایت فرمائے ہیں ...... مجھے معزز ساتھیوں اور نیک طینت پڑوسیوں کے مابین رہنے کو' گھر جیسی اقامت گاہ اور رہائش گاہ نصیب فرمائی ہے ......

نہیں ...... پورے عالم کون و مکان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کے احسانات مجھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر ایسے ہوں جیسے اللہ تبارک و تعالیٰ کے احسانات ہیں۔ تو کیا میں زندگی بھر اس کے ان احسانات کا شکریہ ادا نہ کروں!؟ جب کہ میں تو اس اللہ کے علاوہ اوروں کے جھوٹے جھوٹے احسانات پر بھی شکریہ ادا کرتا رہتا ہوں؟

یقیناً تُو بھی میرے ساتھ اس کا شکریہ ادا کرنے میں شریک ہو گا' بلکہ تُو تو مجھے اس پر ابھارے گا' اور اگر اس کا شکریہ ادا کرنے میں' مَیں کچھ کوتاہی کروں گا' تُو مجھ پر غصے ہو جائے گا' کیونکہ تُو میرے بارے میں نہیں چاہتا کہ میں کسی کا احسان فراموش اور کسی کی نیکی کا انکار کرنے والا (ناشکرا) آدمی بن جاؤں۔

کسی بھی ہدیے کی قیمت اور ہدیہ بھیجنے والے کی عظمت و مرتبت کے مناسب سے شکریہ بھی خود بخود بڑھ جاتا ہے' اس آدمی کا شکریہ ادا کرنا جس نے مجھے مٹھائی کا ٹکڑا دیا ہو' ویسا تو قطعاً نہیں ہو سکتا کہ جس نے مجھے مٹھائی کا ڈبہ ہی عنایت فرما دیا ہو۔ میرے کسی چھوٹے بچے کے لیے اظہار تشکر کا انداز' جس نے مجھے گرا ہوا قلم اٹھا کر پکڑا دیا ہو ویسا تو نہیں ہو گا' جیسا کسی بڑی عمر والے کے لیے ہو گا جس نے یہی قلم پکڑا دیا ہو۔

اللہ تعالیٰ کو اپنی نعمتوں کے شکریے کے لیے میری جو حالت سب سے زیادہ محبوب ہے وہ یہی ہے کہ میں اس کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے' اس کی الوہیت کو شریکوں سے پاک رکھتے ہوئے' اس کے انعامات کا اعتراف کرتے ہوئے' اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دوں' اپنی جبین نیاز کو اس کے حضور جھکا دوں......

لوگ تو گمراہ کرنے والے بتوں کے سامنے جھک رہے ہیں جبکہ فی الواقع ان کا اُن پر کوئی احسان تک بھی نہیں ہے' بلکہ وہ تو انہیں راہ حق اور مرکز ہدایت سے دور کرنے والے ہیں اور بہت سے لوگ تو اپنے امراء و زعماء کی تعظیم و تکریم میں ان کے آگے بچھے جاتے ہیں' اور وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بدترین بن رہے ہوتے ہیں۔ تو کیا میں اپنے اس اللہ کے سامنے نہ جھکوں؟ جو مالک الملک ہے' خالق کائنات ہے' آسمانوں زمینوں کا پروردگار ہے' جو نفع و نقصان کا مالک ہے' جو عنایت فرمانے والا اور روکنے والا ہے' جو زندگی اور موت دینے والا ہے' جو چھوٹے چھوٹے ذرات بلکہ کھجور کی گٹھلی کے اندر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باریک سے دھاگے (۱) کا بھی حساب رکھنے والا ہے۔

دوسرا شبہہ اور اس کا حل:

کیا نماز وقت کا ضیاع ہے؟

نماز وقت کو ضائع کرنے والی چیز بھی نہیں ہے۔ انسان جب اپنے کاروبار کے جنجال سے' صبح و شام اپنے پاس آنے جانے والے ساتھیوں کے شور شرابے سے بھاگ کر آتا ہے' ...... لینے دینے ...... خریدنے بیچنے ...... لڑائی جھگڑے کے فیصلے کرنے کروانے ...... سودے سلف طے کرنے کروانے ...... پڑھنے پڑھانے اور اپنے پاس آنے والوں کے مطالب پورے کرنے سے ...... وقت نکال کر ادھر نماز کا رخ کرتا ہے' اپنی جائے نماز پر کھڑا ہوتا ہے' تو ان تمام پریشانیوں' جنجالوں اور الجھنوں سے بالکل الگ تھلگ ہو جاتا ہے' تو اس کا دل مطمئن اور روح پُر سکون ہو جاتے ہیں' جسم راحت محسوس کرتا ہے' اس کا غصہ مدہم ہو جاتا ہے' اس کے خیالات محدود ہو جاتے ہیں' اور پھر چند منٹوں کے

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس بات کا ذکر کیا ہے' فرمایا:

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ ﴾

(النساء: ۴۹/۴)

(اے پیغمبر!) کیا تُو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو خود پاک (مقدس) کہتے ہیں (یہ سب غلط ہے بلکہ اللہ جس کو چاہے پاک (اور مقدس) کر دیتا ہے۔ اور ایک دھاگے برابر بھی ان پر ظلم نہ ہو گا۔

یہاں قرآن نے لفظ فتیلا بولا ہے جو اصل میں اس پتلے اور باریک سے دھاگے کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کے کٹاؤ پر نظر آتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کریم اس باریک ترین دھاگے کا بھی علم اور حساب رکھنے والا ہے۔ وہ کسی پر اس باریک سے دھاگے جتنا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ اس کو سزا اس کے اعمال کے حساب سے پوری پوری دیتا ہے جو اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور یاد رکھیں دن میں پانچ وقت نماز پڑھنا کہ بار بار قرآن میں اس کا حکم ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیے اپنے محبوب سے سرگوشیاں بھی کر لیتا ہے' کہنے والے نے کیا منظر کشی کی ہے ؎

وَالْحُبُّ أَعْظَمُ مَا يَكُوْنُ
إِذَا انْفَرَدتَّ بِمَنْ تُحِبُّ

"جب تُو اپنے محبوب کے ساتھ خلوت اور تنہائی میں ہوتا ہے تو محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔"

وہ نمازی اپنے محبوب یعنی اللہ تعالیٰ سے مدد اور تائید کا سوال کرتا ہے .... مزید نیکی کرنے کی ہمت مانگتا ہے .... اعمالِ خیر پر استقامت کی دعا کرتا ہے ...... بلکہ اگر کسی کے ساتھ' نازیبا بات' ٹیڑھی نظر یا بدسلوکی سے پیش آیا ہو تو اس کی بھی معافی مانگتا ہے .... تو یہ چند لمحات اس کی نیکیوں کو بڑھانے والے اور اس کے محرکات و جذبات کو ٹھنڈا کرنے والے بن جاتے ہیں۔

تو انہیں بلند مقاصد کے حصول کے لیے رسول اللہ (ﷺ) جب آپ کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی' تو فوراً نماز کے لیے بے تاب ہو جاتے تھے۔ ① اور اسی طرح جب دشمنانِ دین سے جہاد و قتال کی وجہ سے قوت و طاقت موجزن ہوتی تو فرماتے:

((يَا بِلَالُ ! اَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ)) ②

"اے بلال! ہمیں نماز سے راحت (سکون) دلاؤ۔"

یعنی نماز کے لیے اذان کہو' کہ زندگی کی مشکلات اور کٹھن مراحل میں نماز ہمارے لیے راحت کا سامان بن جائے۔

ویسے بھی انسان ایک کمزور اور محدود سی قوت والی مخلوق ہے' یہ انسان مسلسل کام کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا' اسے جسمانی اور ذہنی آرام و سکون کی انتہائی ضرورت ہے اور یہ ضرورت نماز ہی بدرجہ اتم پوری کرنے والی ہے' استراحت اور سکون اس کی

---

① ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ (التطوع): باب وقت قیام النبی ﷺ من اللیل (ح ۱۳۱۹)

② مسند احمد (۳۶۴/۵) واللفظ له' ابوداؤد۔ کتاب الادب: باب فی صلاۃ العتمۃ (ح ۴۹۸۵' ۴۹۸۶) بغیر هذا السیاق۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زندگی کا آدھا حصہ ہے' اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے رات کو سکون حاصل کرنے کے لیے اور نیند کو آرام و راحت کے حصول کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ ①

نمازی آدمی اپنی نماز میں کتنا وقت صرف کر سکتا ہے؟ اگر اس کی نماز لمبی بھی ہو جائے تو بھی صرف پندرہ منٹ تک ...... تو اے عقل مند! ...... ان چند منٹوں کے لیے تو اپنی جان کو آرام اور سکون پہنچانے کے لیے کیوں کنجوسی اور بخل سے کام لے رہا ہے؟ ...... جبکہ تو سارا سارا دن اپنے دنیاوی مقاصد کے حصول کی خاطر (مشین کی طرح چلتے ہوئے) گزار دیتا ہے۔ اس دوران دوستوں سے ملاقاتوں اور راتوں کی خوش گپیوں اور بیداریوں میں گھنٹوں پہ گھنٹے ضائع کر دیتا ہے؟ (اسے ضائع نہیں سمجھتا اور نماز والے تھوڑے سے وقت کو تو ضائع کہتا ہے۔)

تیسرے شبہے کا ازالہ:

کیا نماز کسی آمر کی سیاسی چال کی تعمیل ہے؟

یہ نماز کسی آمر' غاصب حکمران کی کسی سیاسی چال کی تعمیل جیسی بھی نہیں ہے' جس سے وہ اپنی رعایا کو چار و ناچار طوعاً و کرہاً اپنے افکار و نظریات منوانا چاہتا ہو۔

در حقیقت یہ نماز تو اس دین سے جڑے رہنے کا ایک امتیازی نشان ہے جس دین کو'

---

① اللہ کریم قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ ﴾ (القصص: ۲۸/۷۳)

"اور اسی اللہ کی مہربانی ہے کہ جس نے رات تمہارے آرام کے لیے بنائی اور دن اس لیے بنایا کہ اس کا فضل (رزق) تلاش کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔"

یعنی اسی نے اسباب و وسائل معیشت مہیا کیے تاکہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ معلوم ہوا فطری طریقہ یہی ہے کہ انسان دن کو کام کرے اور رات کو آرام' عموماً ہوتا بھی یونہی ہے۔ پھر دونوں وقتوں میں دونوں کام ہوتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انسان نے برضا و رغبت بغیر کسی کے مجبور کرنے سے' اپنے سینے سے لگایا ہے۔

﴿ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ﴾ (البقرۃ: ۲/۲۵۶)

"دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔"

یہ نماز کوئی سیاسی ایشو بھی نہیں ہے جو حالات کے بدلنے سے بدل جاتے ہیں' یا جو حکمران طبقے کی خواہشات کے تابع ہوتے ہیں' نہ ہی یہ کوئی اپنا بنایا ہوا قانون ہے جسے آج لکھا جائے' کل کو اس کی جانچ پڑتال کی جائے' پھر کل کلاں کو اسے ادل بدل دیا جائے' پھر حالات کے پلٹا کھاتے ہی اس کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے' یا اس کے نفاذ کو اس کے پاس ہونے تک مؤخر کر دیا جائے تاکہ عوام بھی اس کی شرائط کو پورا کر سکیں' یا پھر ملک کی اعلیٰ ترین صاحب اقتدار شخصیت کے اسے پاس کرنے تک لٹکا دیا جائے' یہ نماز ایسی نہیں ہے' یہ تو ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن بلکہ شہادتین کے بعد عظیم ترین رکن اسلام ہے۔ ①

اے مسلمان!....... تُو جب تک بھی زندہ ہے' دل کی خوشی سے اس دین پر راضی ہے' اس دین کے ماننے پر تجھے کسی نے مجبور تو نہیں کیا' تو پھر تیرے لیے یہ بھی لازمی ہے کہ اس دین کے احکامات کو مکمل طور پر اپنے اوپر لاگو کر لے۔

کیا تُو میرے ساتھ اس بات میں متفق نہیں ہے کہ ملک کا باشندہ اپنے ملکی قوانین کو ماننے والا ہوتا ہے' اگر وہ اس ملک کے قانون کو نہیں مانتا تو اس کی دو حالتوں میں سے ایک حالت ضروری ہوتی ہے۔ یا تو اسے سزا کے بعد قانون کے مطابق ڈھال لیا جاتا ہے یا پھر اس سے ملکی شہریت لے لی جاتی ہے' تاکہ اس ملک سے نکل جائے۔

---

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ② نماز کا قائم کرنا۔ ③ زکوۃ ادا کرنا۔ ④ حج بیت اللہ کرنا ⑤ اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا۔ (بخاری۔ کتاب الایمان: باب دعاؤکم ایمانکم (ح ۸)۔ مسلم۔ کتاب الایمان: باب بیان ارکان الاسلام و دعائمہ العظام (ح ۱۶)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ انسان ایک سپاہی سے تو ڈرتا ہے لیکن خالق ارض و سما سے نہیں ڈر رہا' پھر میرے ساتھ مل کر یہ بھی فیصلہ کر' کہ جب کسی سڑک پر سرخ بتی کا نشان نظر آتا ہے تو بیسیوں گاڑیاں بلکہ سینکڑوں ہی اپنی جگہوں پر ٹھہر جاتی ہیں' کوئی بھی گاڑی اس سے آگے جانے کی کوشش نہیں کرتی' خواہ ان ڈرائیوروں میں سے کوئی اعلیٰ مقام والا یا بڑے سے بڑا آفیسر ہی کیوں نہ بیٹھا ہو؟

تو اس آدم کے بیٹے کا کیا حال ہے؟ کہ سرخ بتی کے اشارے کی مخالفت کی جرأت نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی مخالفت کر رہا ہے۔ معاصی اور منکرات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی لگائی ہوئی حد بندیوں کو توڑ رہا ہے' کیا ایسے لوگوں کی یہ حرکت ان کی کامل عقل کی دلیل ہے یا کم عقلی کی؟ اگر تو خود ہی انصاف کرنے والوں میں سے ہے تو پھر خود ہی انصاف کر لے!

(کَفٰی بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا' (مترجم)

چوتھے شبہے کا تجزیہ:

کیا نماز انسان کی شخصی آزادی کو ختم کرتی ہے؟

یہ نماز انسان کی شخصی آزادی کو نہ تو قید کرتی ہے اور نہ کسی طرح سے رکاوٹ ہی بنتی ہے۔ تمام معاشرتی انسانی سوسائٹیاں اس بات پر متفق ہیں کہ انسان ایسا حیوان نہیں ہے جیسے جنگلوں میں رہنے والے حیوان ہیں۔ بلکہ انہیں آزادی بھی حاصل ہے' اور ان کی آزادی' اعتقادات اقوال و اعمال گفتار و کردار میں کسی حد تک' آزاد بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک جنرل نظام اور کسی چلانے والے قانون کی پابند بھی ہے' اگر اتنی سی پابندی بھی نہ ہو تو کوئی انسانی گروہ بن سکے گا اور نہ ہی کوئی قوم قبیلہ ہی معرض وجود میں آ سکے گا۔ اور نہ ہی افراد معاشرہ کے مابین' منافع کے باہمی تبادلہ کے امور ہی قائم رہ سکیں گے بلکہ انسانی نسل ہی جاری نہ رہ سکے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گبریلا (گوبر میں رہنے والے حشرات الارض) جو اپنی ہر منشا اور خواہش کو پورا کرتے ہیں، جو آوارہ کتوں کی طرح گلیوں راستوں میں زندگی گزارتے ہیں، وہ بھی اپنے سرداروں کے حکموں اور قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی ہمت نہیں کرتے۔ اسی طرح جنگل کے دوسرے جانور بھی، ان میں سے ہر ایک کا ایک خاص نظام ہے جس کے مطابق وہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگر تو ماہرین حیاتیات میں سے کسی سے یہ بات دریافت کرے گا تو میری بات کی صحت و سچائی کی وہ اچھی طرح وضاحت بیان کر دے گا۔ عام مشاہدے والی مثال جو میں تیرے سامنے بیان کرتا ہوں، جسے تُو نے بھی اپنی آنکھوں سے غور سے دیکھا ہو گا، کہ ایک چھتے میں شہد کی مکھیوں کا باہمی تعاون کیسے چل رہا ہے؟ (۱) اور چیونٹیاں کس طرح مل جل کر، باہمی اتفاق سے، خوراک کے ٹکڑوں کو گھسیٹ کر لے جاتی ہیں؟ (۲)

اور تُو بھی ...... اے مسلمان ...... اپنے خاص کاموں میں بالکل آزاد ہے، کھانا کھا لے یا روزہ رکھ لے، تو نیند کے مزے اڑائے یا رات آنکھوں میں بسر کرے، تُو اپنے گھر میں اقامت گزیں رہے یا سفر کی مشقتوں میں صاحب حزیں رہے، تو اشیاء کو بیچے یا خریدے وغیرہ وغیرہ۔

---

(۱) شہد کی مکھی کا نظام حیات اور منظم طور پر گروہ و خاندان کی شکل میں زندگی گزارنے کا نظام نہایت حیران کن ہے۔ اس کی زندگی میں عقل والوں کے لیے بہت سے اسباق اور نصائح ہیں۔ اللہ کریم نے قرآن مجید میں شہد کی مکھی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَ اَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ (النحل: ۶۹/۱۶)

(اور اے رسول!) تیرے مالک نے شہد کی مکھی کو سکھایا کہ پہاڑوں اور درختوں اور چھتوں میں گھر بنا (یعنی چھتے لگا) پھر ہر قسم کے پھل (اور پھول) چوستی رہ، پھر لوٹ کر اپنے مالک کے آسان رستوں میں چلی جا (اور اپنے چھتے میں داخل ہو جا) اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے (یعنی شہد) کئی طرح طرح کے رنگوں کی، اس میں لوگوں کے لیے تندرستی (شفاء) ہے =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

=(کئی بیماریوں کے لیے) جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے لیے اس میں اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔

ڈاکٹر غلام جیلانی شہد کی مکھی کے حیرتناک نظام حیات اور باہمی تعاون کے دلچسپ گوشے وا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شہد کی مکھی بہت حریض ہوتی ہے۔ ہر دکان اور ہر پھول سے شہد چرا لاتی ہے۔ بعض اوقات حلوائی کی کڑاہی میں گر کر ہلاک ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی اس قدر بوجھ اٹھا لیتی ہے کہ منزل مقصود سے ورے ہی مرجاتی ہے۔ ہر چھتے میں ایک ملکہ ہوتی ہے جو چھتہ تیار ہونے کے بعد اس پر اس شان سے رہتی ہے کہ ساتھ ساتھ چند کنیزیں ہوتی ہیں اور ملکہ ہر خانے میں منہ ڈال کر دیکھتی ہے کہ آیا مکمل ہو چکا ہے یا نہیں؟ اطمینان کرنے کے بعد انڈے دینا شروع کرتی ہے۔ اس کے انڈے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک میں سے ملکہ' دوسری سے ملک اور تیسری سے کارکن (مزدور) پیدا ہوتے ہیں۔ مکھی ایک ہی ہے اور انڈے تین قسم کے دیتی ہے۔

اگر کسی حادثہ کی وجہ سے ملکہ مرجائے اور چھتے میں کوئی شہزادی موجود نہ ہو تو مکھیاں کسی مزدور زادی ہی کو ملکہ مقرر کر کے تربیت دینا شروع کر دیتی ہیں۔ اگر تمام چھتے میں کوئی انڈہ موجود نہ ہو تو مکھیاں دل شکستہ ہو کر کھانا پینا چھوڑ دیتی ہیں۔ چھتہ اجڑ جاتا ہے اور تمام مکھیاں ہلاک ہو جاتی ہیں۔ کارکن مکھیوں میں نر و مادہ دونوں ہوتے ہیں' نر تلاش شہد میں جاتے ہیں اور مادہ مکھیاں گھر کو سنبھالتی ہیں۔

ملکہ کی موت پر مکھیوں میں زبردست ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ایک دوسرے سے نہایت بے تابی کے ساتھ سرگوشیاں کرتی نظر آتی ہیں۔ چھتے میں دو قسم کے خانے ہوتے ہیں' بڑے اور چھوٹے۔ چھوٹے خانوں میں کارکن جنم لیتے ہیں اور بڑے شاہی نسل کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ سفید و نیلگوں انڈوں سے (جن میں سے ہر انڈا ۱/۱۲ انچ لمبا ہوتا ہے) کارکن مکھیاں پیدا ہوتی ہیں۔

جب ملکہ کسی خانے میں انڈا دیتی ہے تو دایہ مکھی نہایت احتیاط سے اس کی تربیت کرتی ہے اور خانے پر ایک سفید غلاف چڑھا دیتی ہے۔ جب بچہ جوان ہو جاتا ہے تو خانے کا منہ کھول دیتی ہے کہ بچہ باہر آ جاتا ہے۔ دایہ پہلے اسے چلنا پھرنا سکھاتی ہے اور پھر پھولوں تک اپنے ساتھ اڑا کر لے جاتی ہے اور واپس لاتی ہے۔

شاہی انڈوں کی تربیت نہایت احتیاط سے کی جاتی ہے اگر کسی وقت کوئی ایسی شہزادی پیدا ہو جائے جس کی ضرورت نہ ہو تو ملکہ اسے ڈنک لگا کر فوراً ہلاک کر دیتی ہے اگر ملکہ بوڑھی ہو کر ناکارہ ہو جائے تو کسی شہزادی کو ملکہ بنا لیا جاتا ہے اور بوڑھی ملکہ کو دھکیل کر چھتے سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایک فالتو شہزادی کو اس لیے زندہ رکھا جاتا ہے کہ کسی نئے چھتے کی بنیاد ڈالی جائے اور یہ شہزادی ملکہ کے فرائض سرانجام دے۔ =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ آزادی نظام الٰہی کے ساتھ محیط اور حدود شرع کے ساتھ محدود ہے‘ یہ بھی تیری آزادی کا حصہ ہے کہ تو اپنے معمولات میں سے‘ چند منٹ مسجد میں بیٹھنے کے لیے نکال لے‘ تاکہ تیری ذہنی طراوت اور جسمانی طاقت بحال ہو سکے‘ پھر تو ایسے حال میں مسجد سے باہر آئے کہ نصرت الٰہی سے‘ تازہ قوت کا زادِ راہ تیرے شامل حال ہو‘ تاکہ نئے عزم سے اپنے کام میں مصروفِ عمل ہو جائے۔

اور یہ بھی تیری آزادی میں سے ہے کہ تُو اپنے آپ کو اس اللہ کے نظام کا پابند رکھے جس نے تیری دنیا اور آخرت کی سعادتوں اور راحتوں کی خاطر ہر طرح کے اسباب پیدا فرمائے ہیں۔

اور یہ بھی تیری آزادی میں سے ہے کہ جب تک وہ الٰہی طاقت جو تجھے بچاتی اور تیرا دفاع کرتی ہے اس کے ہوتے ہوئے زمین کی کسی دوسری قوت کے آگے سر نہ جھکائے۔

اور یہ بھی تیری آزادی کا ہی حصہ ہے کہ جو تُو چاہتا ہے بولتا ہے‘ جو پسند کرتا ہے وہ کر گزرتا ہے‘ جو جی میں آتا ہے لکھ لیتا ہے‘ جس کاروبار میں رغبت رکھتا ہے اسے اختیار کر لیتا ہے‘ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ تُو اپنی حدود سے تجاوز نہ کرے‘ کیونکہ تیرے حدود سے باہر نکلنے میں دوسروں کے حقوق پر زد پڑتی ہے‘ اور ان کی حدود متاثر ہوتی ہے اور یہی چیز ہے جسے اسلام نے حرام کہا ہے اور جس سے انسانی قوانین بھی ڈراتے ہیں۔

= ﴿۲﴾ چیونٹیاں اپنے بل کے قریب بعض غلے بو دیتی ہیں‘ جب فصل پک جاتی ہے تو اٹھا کر بلوں میں لے جاتی ہیں۔ بعض پودوں سے یہ رس نکال لاتی ہیں‘ کچھ پی لیتی ہیں اور باقی ماندہ بعض مردہ چیونٹیوں کے جسموں میں بھر دیتی ہیں‘ جسے بوقت ضرورت استعمال کرتی ہیں۔ چونٹیاں ایک مکوڑے افس کو پکڑ لاتی ہیں‘ کسی کیمیائی عمل سے اس کی تربیت کرتی ہیں‘ یہاں تک کہ اس کے تھنوں سے جو سرین پر ہوتے ہیں‘ دودھ بہنے لگتا ہے‘ جسے یہ شوق سے پیتے ہیں‘ جب افس انڈے دیتا ہے تو چیونٹیاں اس کی بھی حفاظت کرتی ہیں۔ چیونٹی اپنے وزن (بوجھ) سے تین سو گنا زیادہ وزن اٹھا سکتی ہے اگر انسان بھی ایسا کرے تو ۴۵۰ من بوجھ اٹھا سکتا ہے!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پانچواں مغالطہ اور اس کا تجزیہ:

کیا نماز کوئی مباح کام ہے؟

یہ نماز کوئی ایسا مباح کام بھی نہیں ہے جیسے کہ معیشت اور روزگار کے معاملات ہیں، جو چاہے کرلے لیکن اسے ثواب نہ ملے، اور جو چاہے نہ کرے لیکن اسے کوئی سرزنش نہ ملے۔ یہ نماز تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوٹوک فیصلہ اور اٹل حکم ہے [1] اس کا وقت محدود، خاص ہیئت و صورت، الگ انداز اور گہرے نقوش ہیں۔ تجھے ان چیزوں میں ذرا برابر کمی بیشی کا حق بھی حاصل نہیں اور نہ ہی آگے پیچھے کرنے کا کچھ اختیار، (اور اس کو ادا بھی ویسے ہی کرنا ہے کہ جیسے رسول اللہ ﷺ نے ادا کیا، نہ کہ کسی امتی کے طریقہ پر یا کسی خاص مشرب اور مکتبہ فکر یا فرقہ وگروہ کے طریقہ پر) یہ تو بالکل اس کھانے کے نوالہ کی طرح ہے جسے صرف منہ ہی میں رکھا جا سکتا ہے کانوں میں نہیں، یا اس ہوا کی مانند ہے جو صرف منہ اور ناک کے راستوں سے پھیپھڑوں تک جا سکتی ہے پاؤں کے تلووں سے نہیں، اگر تجھے اپنے دل کے پھیلاؤ اور سکڑاؤ میں، انبساط اور انقباض میں یا اپنے پھیپھڑوں کے پھیلانے یا سکیڑنے میں کچھ بھی اختیار حاصل ہے تو نماز کے معاملے میں بھی تجھے کچھ اختیار ہو سکتا ہے۔

- اگر تُو ملازم ہے تو..... نماز تیری ڈیوٹی کی انجام دہی کی مانند ہے۔
- اگر تُو تاجر ہے تو..... نماز تیرے خریدنے بیچنے کی مثل ہے۔
- اگر تُو اپنے کام کو سرانجام دے گا، ڈیوٹی پر آئے گا، تو مہینے کے اختتام پر اپنی تنخواہ یا مشاہرہ وصول کرلے گا..... یا..... منافع و پرافٹ سے اپنی جیب بھرلے گا۔

---

[1] إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا (سورة النساء: ۴/ ۱۰۳)
"بے شک نماز مقررہ اوقات میں (پڑھنی) مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❁ اگر تو اپنی ڈیوٹی سے غائب رہے گا یا کام کی ادائیگی میں غفلت برتے گا تو تیری غیر حاضری یا غفلت کے بقدر تیری تنخواہ سے کٹوتی کی جائے گی ...... یا پرافٹ کے اس حصے سے جس کی تجھے آس امید تھی' خسارہ برداشت کرنا پڑے گا۔

اور بسا اوقات تو انسان کا مباح کاموں میں بھی ویسا ہی محاسبہ ہو سکتا ہے جیسا کہ فرض کاموں میں کیا جاتا ہے۔ ذرا تھوڑا سا سوچیں! .... اگر آپ آدھی رات کے بعد ریڈیو کو بلند آواز میں لگا کر سننا شروع کر دیں یا اپنی آواز میں رات کے سناٹے میں بلا جھجک گانا بولنا شروع کر دیں ...... تو آپ کے پڑوسی تنگ آ کر آپ کو کوسنا اور ملامت کرنا شروع کر دیں گے' اور پھر رات کو پہرہ دینے والے' مشکوک افراد کو تلاش کرنے والے تیرے دروازے پر دستک دیں گے' تاکہ تُو اپنے ریڈیو کی آواز کو مدہم و پست کرے یا اپنی گنگناہٹ کو دھیما کرے وگرنہ تجھے سزا لینا پڑے گی؟ ذرا مجھے بتا تو سہی کہ تیرا ریڈیو لگانا اور پھر خود ہی سننا یہ مباح امر نہیں؟ اور تجھے آزادی ہے کہ جب چاہے جیسے چاہے سن سکتا ہے' تو اب تُو نے اپنی آزادی کو کیوں ختم کر دیا ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ تو کسی خاص یا عام نظام کا پابند ہے۔ اس نظام سے تجاوز کرنا روا نہیں' تو پھر اس فریضے میں کس طرح ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت و ربوبیت پر ایمان لانے والے بندوں پر فرض فرمایا ہے؟ جنہوں نے بذات خود برضا و رغبت اس کی شریعت اور دین کو قبول کیا ہے۔ کیا وہ اس کی عبادت کرنے اور نماز پڑھنے میں کلیتاً آزاد ہو سکتے ہیں؟ یا اس کے حکموں کے پابند ہونے چاہئیں؟ جو اسی کے حکموں کو نافذ کرنے والے ہوں؟ ان ہی حکموں کے دائرہ کار میں رہ کر زندگی بسر کرنے والے ہوں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انسانی زندگی کی ضرورت

جی ہاں! .... نماز تو ایک بہت بڑی ضرورت ہے' انسانی زندگی کو جیسے کھانے پینے کے تقاضے لاحق ہیں۔ بالکل اسی طرح اسے نماز کا بھی ایک تقاضہ لاحق ہے' بایں کہ کھانا پینا جسم کو قائم رکھنے والا' اور زندگی گزران کا مادہ ہے۔ بالکل اسی طرح نماز روح کو قائم رکھنے والی اور اطمینان و سکون کا مادہ ہے' جو نمازی آدمی کو گھٹیا اور حقیر کاموں سے بلند رکھتی ہے۔ یہ نمازی اسی تناسب سے اپنے تمام کاموں اور معاملات میں سیدھا قائم رہتا ہے جس تناسب سے یہ اپنے رب کے حضور نماز میں قیام کرتا اور ارکان کو صحیح ادا کرتا ہے۔

دراصل یہی نماز تو ایمان اور کفر کے مابین حد فاصل ہے۔ ① حدیث پاک میں بھی یوں ہی آتا ہے:

((بَيْنَ الْكُفْرِ وَ الْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)) ②

"کہ نماز کو ترک کرنا ہی کفر اور ایمان کے درمیان امتیازی پہچان ہے۔"

سوچنے کی بات ہے' ایسے ناکارہ' بے عمل مسلمانوں سے بھلا اسلام کو کیا فائدہ ہو گا؟ جب وہ اس کے حکموں کی مخالفت پر ہی کمربستہ ہیں؟ کیا ان کی مثال اس نالائق بچے جیسی نہیں جو "نسب نامہ" میں تو خاندان سے موافقت رکھتا ہے لیکن کردار و اطوار میں ان سے مخالفت؟ بھلا! اس آدمی سے خیر و بھلائی کی کیا توقع رکھی جا سکتی ہے جو خود اپنی ہی جان سے بھلائی نہیں کر رہا؟

---

① بلکہ قرآن پاک میں ایک جگہ نماز کو ایمان سے ہی تعبیر کیا گیا ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ﴾ (البقرہ: ۲/ ۱۴۳) .... "اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا۔" اس آیت میں ایمان سے مراد نماز ہے۔ دیکھئے (تفسیر ابن کثیر تحت آیت ھذہ)

② ترمذی۔ کتاب الایمان: باب ماجاء فی ترک الصلاۃ (ح ۲۶۱۸)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ مسلمان سیلابی ریلے میں تنکوں کی طرح ہوں' کہ لاکھوں کروڑوں میں صرف سینکڑوں کی حد تک! اور پھر نیکو کار دس فیصد سے زائد نہ ہوں! یقین کریں بارود سے بھری ہوئی وہ ایک گولی جو دشمن کو ہلاک کر دے اس صرف خالی سیسے کے ڈھیر سے کئی درجے بہتر ہے' اور کیا ہزاروں رسیاں کسی خیمے کو کھڑا رکھ سکتی ہیں جس کے درمیان میں لکڑی وغیرہ کا ستون نہ دیا جائے؟ اور نماز بھی تو دین اسلام کا ستون ہی ہے!

((اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ)) (1)

نماز انسان کے لیے ایک انتہائی ضروری حاجت ہے کیونکہ یہ اس کے اخلاق کو مہذب بناتی اور اس کی طبیعت کی کانٹ چھانٹ کرتی رہتی ہے۔ مزید برآں یہ نماز ہی' نمازی کے درمیان اور فسادات و ضلالات کے گڑھوں کے درمیان رکاوٹ بنی رہتی ہے۔ یہ نمازی کو بے حیائی اور برائی سے بھی روکتی ہے (2) وہ آدمی گناہوں کا ارتکاب کس طرح کرے جو جانتا ہے کہ ابھی تھوڑی ہی دیر کے بعد اسے اپنے پروردگار کے حضور کھڑا ہونا ہے۔ اور وہ (اللہ کریم) اس کھڑا ہونے کو کیسے قبول فرمائے گا جبکہ اس کا دل' روح اور اس کے جسمانی اعضاء ہی پاک و طاہر نہیں ہیں؟

کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت شراب نوشی سے کس طرح فوراً دست کش ہو گئی تھی جب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اقدس ابھی اترا ہی تھا:

﴿ لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَ اَنْتُمْ سُكَارٰى ﴾ (النساء: ۴/۴۳)

"کہ جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔"

---

(1) بیہقی فی شعب الایمان۔ بسند ضعیف۔ تلخیص الحبیر (۱/۱۷۳) ترمذی اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے "رأسُ الامرِ الاِسْلَامُ وَ عُمُودُهُ الصَّلَاةُ ....." دیکھئے ترمذی۔ کتاب الایمان: باب ماجاء فی حرمة الصلاة (ح ۲۶۱۶) ابن ماجه۔ کتاب الفتن: باب کف اللسان' ح ۳۹۷۳

(2) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾ (العنکبوت: ۲۹/۴۵) "یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ کس طرح نماز کے قریب آ سکیں گے جبکہ وہ نشہ میں چور ہیں؟ انہیں تو نماز کے قریب لازماً آنا ہے اور وہ بھی دن میں پانچ مرتبہ! ...... تو بالآخر نماز ہی' انہیں شراب سے دور کر دیتی ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لیے مسلسل ایسی حالت کو برقرار رکھ سکیں اور اس شراب نوشی کو درمیان میں حائل نہ ہونے دیں۔

میرے پیارے دوست! ...... یہ نماز تو ایک ترازو کی طرح ہے کہ جو انسان کے دونوں نمازوں کے درمیانی وقت کے اعمال کو وزن کر کے بتا دیتا ہے جیسے کوئی طبیب اور ڈاکٹر مریض کے دو مختلف اوقات کے ٹمپریچر کا وزن کر کے اس کی طبیعت کے بارے میں بتا دیتا ہے۔ پھر اگر اس نمازی کے اعمال اچھے اور نیک ہوں گے تو نماز اسے یہ کہتی ہے کہ ان پر ہمیشگی اختیار کیے رہو بلکہ مزید پیش قدمی کرو اور اگر اس کے اعمال دوسری طرح کے ہوں تو نماز اسے یوں کہتی ہے کہ ان کو چھوڑ دے اور سیدھا بن جا۔ [1] اور نمازی جونہی مؤذن کی "اللہ اکبر" کی آواز کو سنتا ہے تو اپنی حالت پر معاً چونک اٹھتا ہے اور یہ یقین کر لیتا ہے کہ جس کام میں وہ مصروف ہے اللہ تعالیٰ اس سے بہت بڑا ہے۔ تو نتیجتاً اپنی دنیاوی مصروفیت کو چھوڑ کر اللہ کے منادی (مؤذن) کی دعوت پر لبیک کہتا ہے۔

اس بات پر کامل وثوق رکھ لے' کہ نمازی آدمی سے بھلائی اور راست روی کی امید ہوتی ہے اگرچہ تُو اسے اکثر حالتوں میں منحرف ہی پائے' لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس کی نماز اسے کسی روز اس کجی اور انحراف سے روک ہی دے گی' کیونکہ وہ اپنی نماز میں

---

[1] سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: "فلاں آدمی رات کو نماز بھی پڑھتا ہے لیکن جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب نماز اس کی یہ برائی چھڑا دے گی۔" (مسند احمد ۲/ ۴۴۷)

اس حدیث میں غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس برائی کے ہوتے ہوئے نماز پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے رہنے کی ترغیب دی کہ وہ نماز پڑھے گا تو آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے کے خوف اور شرمندگی کے ڈر سے خود ہی اس برائی کو ترک کر دے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تلاوت کرتا ہے' جب تک وہ اپنی نماز سے غفلت برتتا رہے گا یقیناً اتنی دیر تک وہ ایسی کوتاہیوں کا ارتکاب کرتا رہے گا' لیکن جونہی وہ اپنے پڑھے ہوئے الفاظ پر تدبر و تفکر کرے گا اس کے جسم کا انگ انگ اور دل کا ریشہ ریشہ کانپ اٹھے گا' پھر اسی دل سے دیگر اعمال خیر بھی اٹھنے شروع ہو جائیں گے' اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی اسی بات کی تائید کر رہا ہے:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ﴾ (العنکبوت: ۴۵/۲۹)

"یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

لیکن جو آدمی نماز نہیں پڑھتا تو وہ قرآن بھی نہیں پڑھتا اور نہ وہ قرآن سے مستفید ہوتا ہے۔ اس طرح وہ زندگی بھر اپنی گمراہی میں مستمر اور اپنے گناہوں ہی میں سرمست رہتا ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ ہماری نمازوں کا محتاج ہے؟

اور ایسا بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نمازوں کا محتاج ہو' بلکہ ہم خود اس چیز کے محتاج ہیں کہ ہم اس کی نماز ادا کریں۔ وہ تو اپنی پوری مخلوق سے بے نیاز ہے اور ساری مخلوق اس کے سامنے فقیر و محتاج ہے' فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ وَ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ○ ﴾ (فاطر: ۱۵/۳۵ تا ۱۷)

"لوگو! تم ہی اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو غنی و حمید ہے۔ وہ چاہے تو تمہیں ہٹا کر کوئی نئی مخلوق تمہاری جگہ لے آئے' ایسا کرنا اللہ کے لیے کچھ بھی دشوار نہیں۔"

جب انہیں اللہ نے پیدا کیا تھا تو ان کی حالت کچھ اس طرح تھی ننگے بدن' ننگے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پاؤں' خالی ہاتھ' نحیف و ناتواں جسم اور جامد فکر والے' چھوہارے اور انگارے میں فرق نہ کر سکتے تھے' اپنی جانوں کے نفع اور نقصان کے مالک نہ تھے' تو پھر اسی اللہ نے انہیں غذا دی' قوت دی' صحت جسمانی اور عقل و مال کی فراوانی سے نوازا' آسمانوں اور زمین کی سب مخلوقات کو ان کے لیے مسخر فرمایا' اور پھر اپنی ظاہری و باطنی نعمتوں کو ان پر مکمل فرمایا۔ تو کیا اتنی کثیر اور ہمہ جہت نعمتوں کے بعد ...... وہ مالک الملک' جس کے ہاتھ میں اب بھی آسمانوں اور زمینوں کے سب خزانے ہیں ...... وہ ہماری نمازوں کا محتاج بن گیا ہے!؟ نہیں ایسا نہیں! ہماری نمازیں تو صرف اس کے حضور' اس کے لیے اظہار محبت' اعتراف فضل و کرم اور نعمتوں پر اظہار شکر' کے لیے ایک واضح اعلان ہیں۔

وہ لوگ جو نماز کے معاملہ میں سستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے ہماری طرح ہی نعمتوں سے نواز رکھا ہے بلکہ بعض کو تو ہم سے بھی بڑھ کر' بس فرق صرف اتنا سا ہے کہ ہم اس کے فضل و کرم کا اعتراف کرتے ہیں اور وہ لوگ اس سے انکاری ہیں۔ وہ اپنے یوم پیدائش کو بھول چکے ہیں جس دن وہ کسی بھی چیز کے مالک نہ تھے اور وہ اپنی موت والے دن سے بھی غافل ہو چکے ہیں کہ جب اپنا' سارا جمع شدہ مال وارثوں کے لیے چھوڑ جائیں گے۔ وہ تو اس مال سے فائدے اٹھائیں گے اور یہ جمع کرنے والے حساب دینے میں پھنسے ہوں گے' انہوں نے اللہ تعالیٰ پر بڑی جرأت اور دلیری دکھائی ہے' اس کی عبادت کرنے سے تکبر کیے بیٹھے ہیں۔ عنقریب ایسے لوگ جہنم کی وادی "غی" میں جھونکے جائیں گے' فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۝ ﴾

(المومن: ۴۰/۶۰)

"جو لوگ گھمنڈ میں آ کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں ضرور وہ ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"

ذرا جواب تو دے؟ اے تارک نماز! ...... اگر تو دین اسلام سے بے نیاز ہے تو تُو نے اپنے آپ کو اسلام سے کیوں چمٹا رکھا ہے؟ اگر تُو اس دین کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صداقت و حقانیت پر یقین رکھتا ہے تو پھر نماز کیوں نہیں پڑھتا؟ کیا تجھے یہ سننا ناگوار لگتا ہے کہ تُو دین دار اور اللہ سے ڈرنے والا ہے؟ کیا تجھے یہ سننا بھلا لگتا ہے کہ تُو فاسق اور اللہ کا نافرمان ہے؟ تُو جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر رہا ہے تو کس طرح اپنے امراء اور رؤساء کی اطاعت اور فرماں برداری کرتا ہو گا؟ اگر تُو اپنے امراء کی باتوں کو تو مانتا ہے تو کیا تیرے ہاں یہ رؤساء اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر قدر و منزلت والے ہیں!؟ اَللّٰهُ اَعْلٰی وَ اَجَلُّ اللہ ہی سب سے بڑھ کر بلند مرتبے والے اور جلال والے ہیں۔

ایک نصیحت آموز واقعہ

سیدنا حصین بن عبید (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس، کفار قریش کو چیلنج دینے، ان کے عقلمندوں کو بے وقوف ٹھہرانے اور ان کے معبودان (باطلہ) کو برا کہنے پر، نبی پاک کو ڈانٹنے اور ملامت کرنے کے لیے آیا۔ جب اس کی رسول اللہ سے گفتگو ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلائل میں اس پر غلبہ پایا، اس کے باطل نظریے کو کلمۂ حق سے کافور کر دیا، تو وہ حق کے سامنے جھکا اور ایمان دار بن گیا، یعنی ایمان لے آیا۔ حالانکہ اس کا دل قبولیت اسلام سے قبل، پتھر سے بھی زیادہ سخت تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہ پوچھا تھا: ”اے حصین! تو کتنے معبودان کا عبادت گزار ہے؟“ کہنے لگا: ”میرے لیے زمین میں سات اور آسمان میں ایک معبود ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”جب تجھے کوئی مصیبت آتی ہے تو کسے پکارتا ہے؟“ وہ بولا: ”جو آسمان میں ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: ”جب تیرا کوئی مال تباہ اور ہلاک ہوتا ہے تو کسے پکارتا ہے؟“ پھر بولتا ہے کہ: ”جو آسمان میں ہے۔“ تو آپ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جب وہ اکیلا ہی تیری دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے تو پھر کیوں اس کے ساتھ شریک بنائے ہوئے ہے؟ .... اے حصین! اسلام لے آ، سلامتی پا جائے گا۔ [1]

میں بھی تجھے یہی کہتا ہوں اے، نماز کو ترک کرنے والے مسلمان! اپنی نگرانی کرنے

[1] ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب (٦٩) (ح ٣٤٨٣) مختصراً۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والے رب کریم سے غافل مسلمان! .... نماز پڑھ لے، اللہ کے عذاب شدید سے سلامتی پا جائے گا، اور یہ بھی تیرے لیے بڑے عیب کی بات ہے، کہ پریشانی اور مصیبت میں تو اللہ کو پکارے اور خوشحالی اور صحت میں اسے فراموش کر دے؟

فوائد و ثمرات نماز

تجھے نماز سے کیا فوائد حاصل ہوں گے؟ ...... تو یوں سمجھ لے، کہ "ہر طرح کی خیر" اس خیر سے تُو بھی اور تیرے مسلمان بھائی بھی مستفید ہوں گے، کیا تُو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ تیرے کیے ہوئے سب گناہ معاف کر دے۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا: "کیا میں تمہیں ایسے کاموں کی رہنمائی نہ فرما دوں، جن سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے اور تمہارے درجات بلند کر دے؟" صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بولے: "یا رسول اللہ! ہاں! کیوں نہیں!" تو آپ نے فرمایا: "دل کے نہ چاہنے کے باوجود وضوء مکمل کرنا، مسجدوں کی طرف کثرت سے چلنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، تمہارے یہی کام رباط ہیں۔ [1] (یعنی یہ کام بھی عمل جہاد کا حصہ ہیں)

تو جب اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرما دیں گے تو تیرے مسلمان بھائی بھی خوش ہو جائیں گے، کیونکہ وہ تیرے لیے وہی کچھ پسند کرتے ہیں جو وہ اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔

نماز کے فوائد تو اس سے کہیں بڑھ کر ہیں کہ کوئی ان کو شمار کر سکے یا کوئی قلم ان کو احاطۂ تحریر میں لا سکے۔ کیونکہ یہ تو حکم الٰہی ہے، بس تُو نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہ۔

﴿ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾ (ابراہیم: ۱۴/۳۱)

"اے نبیؐ! میرے جو بندے ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ نماز قائم

---

[1] مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، ح: ۲۵۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کریں۔"

اللہ تعالیٰ نے تو ایک بلیغ قول اور مختصر ترین عبارت میں تمام بھلائیوں کو جمع کر دیا ہے۔

﴿ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ﴾ (العنکبوت: ۲۹/۴۵)

"یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

پس انسان کو چاہیئے کہ اپنی استطاعت کے مطابق نماز کی خوبیوں اور فضائل کو شمار کرے اگرچہ مکمل طور پر بیان کرنے سے تو عاجز ہی رہے گا لیکن پھر بھی کسی حد تک کچھ کا ذکر تو کر ہی لے گا۔

ذرا سوچ تو سہی!........ جب تُو خود بے حیائی کا خاتمہ کر دے' اپنی گفتار و کردار سے اس بے حیائی کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دے' تو تیرا دین خالص' تیرا نفس صفا' تیرا دل صالح اور تیرے تمام اعضاء سلامت بن جائیں گے' تیرا معاملہ ہر لحاظ سے سیدھا ہو جائے گا۔ جب تو نے برائی کو چھوڑ دیا ہے حتیٰ کہ برائی کی رسیوں کو بھی کاٹ دیا ہے تو گویا تُو نے اپنے معاشرے کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دینے والے خطرناک جرثومے کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس طرح تو نے اپنے دین' اپنے نفس اور اپنے اہل و عیال کو امن دے دیا ہے۔ یہ نماز مصائب میں تیری مددگار اور مشکلات میں تیرے لیے عقدہ کشا ہے۔

﴿ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَ اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ ○ ﴾

(البقرۃ: ۲/۴۵)

"صبر اور نماز سے مدد لو۔ (۱) بے شک نماز ایک سخت مشکل کام ہے' مگر فرماں بردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے۔" (۲)

---

(۱) یعنی مصائب کے برداشت کرنے میں ان دو چیزوں کا سہارا لو۔ حدیث میں ہے کہ جب کوئی ناگہانی حادثہ پیش آتا تو آپ نماز کی طرف لپکتے۔ (ابوداؤد' کتاب الصلاۃ التطوع: باب وقت قیام النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم من اللیل (ح ۱۳۱۹) اور مزید مروی ہے کہ تمام انبیاء کی یہی عادت تھی (مسند احمد (۴/۳۳۳) قال الالبانی صحیح علی شرط مسلم الصحیحۃ (۱۰۶۱) (نہ کہ قبروں اور آستانوں پر =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ نماز تیری فکر اور تیرے جسم کو' زندگی کی مصروفیات اور اعمال سے تھکاوٹ میں' راحت و آرام دینے والی ہے' مسلمانوں کے تعلقات کو مضبوط رکھنے والی ایک بنیادی چیز ہے' لوگوں کے مابین مساوات' نظم و نسق کی نگہداشت' ہر دنیاوی کام پر بالادستی' شہوات سے دل کو مبرا رکھنا' عداوت اور چالبازی سے نفس کی طہارت' زبان کی حفاظت' آنکھوں اور کانوں کے غلط استعمال سے صیانت (حفاظت) کرنے والی چیز صرف نماز ہی ہے' مزید برآں تواضع' تہذیب' حقوق کی ادائیگی پر تیاری' خوشی و ناخوشی میں واجبات و فرائض کی بجا آوری کے لیے نمازی کو تیار کرتی ہے۔

ہمارے سلف صالحین تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر بلا چون و چراں بغیر کسی سبب کے دریافت کیے' بغیر کسی فائدے پہ نگاہ رکھے عمل کیا کرتے تھے' بغیر کسی سوال اور استفسار کے اوامر الٰہیہ کو ادا کر دیا کرتے تھے' لیکن دین کا دفاع کرنے والوں کی کمزوری نے واعظین کو اس بات پر آمادہ کر دیا .... کہ نئی نسل کی رہنمائی اور ہدایت کے ضمن میں .... سوچ بچار اور انتہائی باریکیوں کے ساتھ فکر اسلامی کو سامنے لایا جائے' تاکہ دین اسلام کی پنہاں اور مخفی خصوصیات کو عوام الناس کے سامنے بیان کر کے آمادۂ عمل کیا جائے' پھر ان واعظین نے نئی پود اور نیو جنریشن کے ہاتھوں میں ان چیزوں کو یوں دے دیا جیسے ہاتھوں میں درہم و دینار دیئے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی لوگ بہت قلیل تعداد میں ہیں جو نصیحت حاصل کر رہے ہیں اور بہت تھوڑے ہیں جو شکریہ ادا کر رہے ہیں۔

= سجدہ ریزیاں و آہ و زاریاں کرتے پھرتے تھے' جیسا کہ آجکل جاہل لوگ کرتے ہیں) (فتح القدیر) ایک حدیث میں ہے کہ صبر تین قسم پر ہے۔ (۱) مصیبت پر صبر (۲) اللہ کی اطاعت پر صبر۔ (۳) معصیت سے بچنے پر صبر (ابن ابی الدنیا فی کتاب الصبر" ابو الشیخ فی "الثواب" کما فی الدر المنثور (۱/۱۵۹) اس کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ (فتح القدیر)

(۲) نماز کی پابندی ویسے تو ایک نہایت مشکل ذمہ داری ہے مگر جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت کا یقین ہے یعنی جن کو اس بات پر یقین ہے کہ انہوں نے مرنے کے بعد قیامت کے دن اپنی دنیاوی زندگی کے ایک ایک لمحے کا اللہ کے دربار میں اللہ تعالیٰ کے روبرو جواب دینا ہے) ان پر بھاری نہیں ہے۔ (وحیدی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کے نام چند نصیحتیں

اے مسلمان! .... میری تجھے یہ نصیحت ہے کہ نماز پڑھا کر' وقت کے مطابق سب نمازوں کی حفاظت کر' اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے روبرو کوئی بھی تیرے کام نہ آئے گا' نہ کوئی تیرا بوجھ اٹھائے گا' نہ کوئی تیری خاطر اللہ سے جھگڑا کرے گا' نہ کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر آئے ہوئے عذاب کو ٹال سکے گا' تیرا مال کام آئے گا اور نہ ہی تیرے بیٹے' تیری جاہ و حشمت ہمیشہ رہے گی اور نہ ہی تیرا عنفوان شباب' تو اس دن اپنی کوتاہیوں پر کف افسوس ملے گا اور تب تجھے کچھ ہاتھ نہ آئے گا' اور تجھے موت بھی اچانک آنے والی ہے' اور تو ابھی تک اس سے غفلت میں رہ رہا ہے' اپنا سامان تیار کر لے' زادِ راہ بنا لے' اپنے معاملے میں غور و فکر کر لے اور پہلے گزرے ہوئے لوگوں سے سبق حاصل کر لے۔

اور یہ بھی جان لے کہ بروز قیامت سب سے پہلے بندے سے نماز ہی کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (1) اگر یہ نماز درست ہوئی پھر زکوٰۃ' روزے اور حج کے متعلق

---

(1) حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن میدان محشر میں سب لوگوں کا درجہ بدرجہ حساب ہو گا' اللہ تعالیٰ اپنے حقوق میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لے گا' کہ کتنی اور کس طرح نمازیں پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ فَإِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِهِ وَ إِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ)) (مجمع الزوائد (۱/ ۲۹۲) بحواله طبرانی فی الاوسط اس کی سند قسم بن عثمان کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سنن اربعہ میں اس کے شاہد موجود ہیں۔

"قیامت کے دن سب سے پہلے حقوق اللہ میں سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ درست نکل آئی تو تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز خراب رہی تو سارے اعمال خراب رہے۔"

اسی نماز سے بندے کی اخروی نجات ہے کیونکہ یہی جنت کی کنجی ہے اور نماز نہ پڑھنے سے بربادی و ہلاکت ہے۔ بقول شاعر

روز محشر کہ جاں گداز بود　　اولین پرسش نماز بود

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد سوال ہوں گے اور اگر یہ نماز ہی رد ہو گئی تو پھر کسی بھی نیکی کے بارے میں سوال تک نہیں ہو گا۔ اگرچہ اس نے زکوٰۃ دی ہو' روزے رکھے ہوں اور حج بھی کر رکھا ہو'

اور یہ بھی جان لے کہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ سے بری ہو جاتا ہے۔ (۱)

اور تُو ان ناکارہ' بے عمل مسلمانوں میں سے بننے سے بچ جا جو ایک نماز پڑھتے اور باقی چھوڑتے ہیں' اور نہ ہی تو ان منافقوں میں سے بن جو نماز کے لیے کھڑے تو ہوتے ہیں لیکن سستی کے ساتھ' لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا برائے نام ذکر کرتے ہیں۔ (۲)

اور تو اس بات سے بھی اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کر' کہیں شیطان تیری زبان پر بھی وہ بول نہ لے آئے جو اس شیطان نے ان ناکارہ اور بے عمل مسلمانوں کے منہ سے نکلوا دیا ہے' جو یوں کہہ دیتے ہیں "نماز پڑھنا کون سا ضروری ہے' صرف اسی کا اعتبار نہیں بلکہ دل کی صفائی ہونی چاہیئے اور لوگوں کو دھوکا نہ دینا چاہیئے" اور وہ لوگ اپنی ذات کی حد تک یہ سمجھتے ہوتے ہیں کہ "وہ کسی کو گزند تو نہیں پہنچا رہے' اگرچہ وہ نماز نہیں پڑھ رہے" اللہ کی قسم! یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں' انہوں نے اتنی سی بات کہہ کر اللہ' اس کے رسول اور اہل ایمان کو اذیت پہنچائی ہے:

---

(۱) رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دس وصیتیں کی تھیں' ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ "فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی۔ اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔" (مسند احمد ۲۳۸/۵)

مسند احمد ہی کی دوسری روایت (۴۲۱/۶) میں ام ایمن رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا تھا' اور اس کے آخر میں ہے کہ "فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ" لیکن اس کی سند منقطع ہے کیونکہ مکحول نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا۔ البتہ اوپر والی روایت اس کی شاہد ہے۔

(۲) قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ ﴿ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ [النساء: ۱۴۲]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَأَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ○ وَالَّذِينَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا○ ﴾ (الاحزاب: ۳۳/۵۷۔۵۸)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے' اور ان کے لیے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے بڑھ کر' اس کی کون سی ایذا رسانی ہو سکتی ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنے سے بڑھ کر کون سی ایذا دہی ہو سکتی ہے؟ اور اہل ایمان کو اس سے زیادہ کس طرح تکلیف پہنچائی جا سکتی ہے کہ ان کے دین سے بے پروائی اور تکبر کا سلوک کر کے اغیار کے طریقوں کی پیروی کی جائے؟

جب تُو ایسے لوگوں کو دیکھے جو نمازیں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ معاصی و ذنوب اور گناہوں کا بھی ارتکاب کرتے ہیں تو یوں جان لے کہ وہ لوگ لغزشوں اور خطاؤں سے مبرا اور معصوم تو نہیں ہیں' اور ان کی یہ خطائیں نمازوں کی وجہ سے تو نہیں ہیں اور پھر تو ان کا حساب لینے والا بھی نہیں' اور نہ ہی تو ان کا وکیل ہی ہے؟ اور یہ یقین پیدا کر لے کہ ایک نہ ایک دن وہ اپنی غلط حرکات سے باز آ ہی جائیں گے اور تُو ابھی سے ان سے بہتر بننے کی کوشش کر' تُو ایسے لوگوں کے لیے نمونہ بن اور ان کا خیر خواہ بن جا۔ اور تُو خود ایسا بن جا کہ جنہیں نماز برائیوں سے روکتی ہے' اور ایسے لوگوں میں سے نہ بن کہ جنہیں نماز پڑھنے سے اللہ سے مزید دوری ملتی ہے۔

پڑھا کر نماز' اگر تو......!

(1) اے میرے بھائی! ...... اگر تو عقلمند ہے تو نماز پڑھا کر' اللہ کی قسم! کسی عقل والے نے کبھی نماز ترک نہیں کی۔ اور تو ایسے لوگوں میں سے نہ بن جو اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ دینے والے کاموں میں اپنے ذہن و عقل اور ہوش و حواس کو استعمال میں نہیں لاتے' بلکہ اپنے نفسانی جذبات اور اپنے شیاطین کی پیروی اور اتباع میں ہی چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کی غفلت کی خبر دی ہے اور ان کی اپنے فرمانِ عالی شان سے مذمت بیان فرمائی ہے' فرمایا:

﴿ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُوْلٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ○ ﴾

(الاعراف: ۷/۱۷۹)

"ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں' ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں' ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے' یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں۔"

۲ اگر تو مردِ حُر اور کریم النفس ہے تو نماز پڑھا کر .... حدود شرع پھلانگنے والوں کی اقتداء نہ کر' ہلاک ہونے والوں کی کثرت و بہتات سے دھوکہ نہ کھا۔

۳ نماز پڑھا کر اگر تو .... خوبصورت اور اچھے کاموں کو یاد رکھنے والا ہے اور اچھے کاموں کی قدر کرنے والا ہے۔

۴ نماز پڑھا کر .... اگر تو اپنے اسلام میں صادق و مخلص ہے' تیری گفتار تیرے اعمال کے خلاف نہ ہو' ایسے تو تُو منافقین میں سے بن جائے گا!!

۵ نماز پڑھا کر اگر تو .... اپنی جان کو کل قیامت کے دن عذاب الیم سے بچانا چاہتا ہے۔ حق بات کو جانتے سمجھتے اس کی مخالفت کرنے اور گناہوں پر اصرار کرنے سے بھی بچا کر' اس طرح تو شیطان تجھ پر قابو پا لے گا اور وہ تجھے ذکر اللہ سے غافل بنا کر خاسرین (نقصان اٹھانے والوں) میں سے بنا دے گا۔ (۱)

(۱) اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں: =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۶) نماز پڑھ لیا کر اگر تو ...... اپنے والدین سے نیک سلوک کرنا چاہتا ہے' تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے حق میں تیری دعاؤں اور استغفار کو شرف قبولیت سے نوازے۔

(۷) نماز پڑھا کر اگر تو اپنی اولاد سے محبت رکھنے والا ہے' اور ان کے لیے نیک نمونہ بن جا' اگر تُو خود ہی اسلام کے مطابق عمل نہ کرے گا تو تیری اپنی اولاد سے اسلام پر چلنے والی آرزو اور تمنا (کہ تو انہیں اسلام پر چلتا ہوا دیکھے) کو وہ کس طرح پورا کریں گے!! کیا تُو اس بات کو پسند کرے گا --- جب کہ تُو ان کو محبوب رکھتا ہے۔ کہ کل بروز قیامت تُو انہیں آتش جہنم میں جلتا ہوا دیکھے۔ (۱)

(۸) نماز پڑھا کر اگر تو ...... اپنی زوجہ اور رفیقۂ حیات سے وفادار ہے اور اس کی بھلائی

= ﴿ وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○ وَ لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ ﴾ (الزخرف: ۴۳/۳۶-۳۹)

"جو شخص رحمٰن (اللہ) کی یاد سے غفلت کرے' اس کے ساتھ ہم ایک شیطان لگا دیتے ہیں پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور وہ انہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور یہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے شیطان ساتھی سے) کہے گا "اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب جتنی دوری ہوتی۔ تو تُو بہت ہی برا ساتھی ہے۔ (پھر کہا جائے گا) چونکہ تم نے دنیا میں ظلم کیا تھا اس لیے آج تمہیں' تم سب کا عذاب میں شریک ہونا کوئی فائدہ اور نفع نہ دے گا۔"

یعنی وہ شیطان اللہ کی یاد سے غافل رہنے والے کا ساتھی بن جاتا ہے۔ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا اور نیکیوں سے روکتا ہے اور انسان خود بھی تمام معاملات میں اسی کی پیروی اور اس کے وسوسوں کی اطاعت کرتا ہے۔

(۱) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہے کہ:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ﴾ (التحریم: ۶۶/۶)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ' جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور بہتری کا آرزو مند ہے۔ کیا تُو یہ سمجھتا ہے کہ تُو خود تو نماز کے قریب بھی نہ آئے اور اسے (بیوی کو) نمازی دیکھے؟ کیا اس سے تیری شان و عظمت میں اضافہ ہو سکتا ہے کہ وہ تو متقی اور نیک خاتون ہو اور تو خود فاسق و نافرمان؟ تُو یہ کیسے خیال کیے بیٹھا ہے کہ تُو تو اپنے والدین اور اہل و عیال کا وفادار نہ ہو اور وہ اکیلی ہی تیری وفادار ہو؟

(۹) نماز پڑھا کر اگر تُو...... اپنے وطن سے مخلص ہے' کیونکہ جس آدمی سے اس کے دین کو خیر نہیں مل رہی وطن کو کیا خیر ہو سکتی ہے؟ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر کمربستہ رہیں اور اس کی نعمتوں کی ناشکری ہی کرتے رہیں' تو کس طرح وہ ان کے وطن کی حفاظت برقرار رکھے گا؟ یہ بھی یاد رکھ کہ صرف نماز چھوڑنے کے بعد ہی' فواحش و منکرات کے مرتکب ہونے کے بعد ہی یہودی (اور دوسرے اغیار بھی) تم پر حکم چلا سکتے ہیں!

(۱۰) نماز پڑھ لیا کر اگر تُو......... اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے۔ کیونکہ محب محبوب سے مناجات اور سرگوشیاں کر کے زیادہ لذت محسوس کرتا ہے۔ تو تیری نماز بھی مناجات کا ایک حصہ بن جانی چاہیئے۔ (۱)

(۱۱) نماز پڑھ لیا کر اگر تُو...... اللہ کبیر و عظیم سے ڈرنے والا ہے' کیونکہ اسی نے بے نمازی کو عذاب جہنم کی وعید سنائی ہے اور تُو تو اتنا ناتواں اور بے چارہ ہے کہ

---

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی الصَّلَاۃِ فَاِنَّهُ یُنَاجِیْ رَبَّهُ فَلْیَعْلَمْ اَحَدُکُمْ مَا یُنَاجِیْ رَبَّهُ)) (مسند احمد (۳۶/۲) واللفظ له. موطا امام مالك (۸۰/۱) کتاب الصلاۃ : باب العمل فی الصلاۃ. ابوداؤد. کتاب الصلاۃ : (التطوع) باب رفع الصلوت بالقراء ۃ فی صلاۃ اللیل (ح ۱۳۳۲)

"جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور اسے معلوم ہو کہ اپنے پروردگار سے کیا سرگوشی کرنی ہے' (یعنی نماز میں جو پڑھنا ہے اس کا مفہوم معلوم ہو)۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آفتاب کی تمازت کو برداشت نہیں کر سکتا' دوزخ کی آگ کو کیسے برداشت کر سکے گا!!؟ ...... جبکہ آتش دنیا آتش آخرت کا سترواں حصہ ہے' ① یعنی وہ اس آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہوگی۔ اور آتش آخرت تو انتہائی تاریک اور سیاہ ترین ہوگی جس میں انسان ستر سال تک گرنے کے بعد' کچھ روشن مقام تک پہنچے گا۔

کیا تجھے یہ پسند ہوگا!!؟

اے میرے ساتھی! اے میرے پیارے دوست! ...... کیا تجھے یہ بات اچھی لگے گی کہ تجھے قیامت کے دن یوں کہا جائے "کہ تُو مجرم ہے اس لیے کہ تو بے نمازیوں میں سے ہے!" ② کیا تجھے یہ سننا بھلا لگے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے غضب ناک اور جوش انتقام سے بھرپور رویہ سے فرشتوں سے یہ کہہ رہا ہو:

﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ○ ﴾ (الحاقۃ: ۶۹/۳۰ تا ۳۲)

"پکڑو اسے اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو' پھر اسے جہنم میں جھونک دو' پھر اس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔"

کیا تُو اس بات میں میرے ساتھ متفق نہیں ہے کہ نماز چھوڑنا معصیت ہے۔ پھر تُو کیوں اسے چھوڑ رہا ہے؟ کیا تیرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشٹام (تحریر شدہ

---

① رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "تمہاری دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے یا رسول اللہ! عذاب کے لیے تو یہ دنیا کی آگ ہی کافی تھی۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "دنیا کی آگ کے مقابلے میں جہنم کی آگ انہتر گنا بڑھ کر (سخت اور تیز) ہے۔ (بخاری۔ کتاب بدء الخلق: باب صفة النار و انها مخلوقة (ح ۳۲۶۵) مسلم۔ کتاب الجنة: باب جهنم اعاذنا الله منها (ح ۲۸۴۳)۔

② اہل جنت' دوزخ میں جو گناہگار لوگ ہوں گے ان سے سوال کریں گے۔ "مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ" تمہیں جہنم میں کس چیز نے ڈالا' تو اس کے جواب میں وہ اپنے جرائم بیان کریں گے' ان کا پہلا اعتراف یہ ہوگا۔ "لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ" (دنیا میں رہتے ہوئے) ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (المدثر: ۷۴/۴۰۔۴۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معاہدہ) ہے کہ تجھے ایسے ہی معاف کر دیا جائے گا؟ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول مقبول سے کہی ہوئی وہ بات نہیں سنی؟

﴿قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ﴾ (الانعام: ۱۵/۶)

"کہو' اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ڈرتا ہوں کہ ایک بڑے (خوفناک) دن مجھے سزا بھگتنی پڑے گی۔"

کیا تو اللہ کے ہاں' اس کے رسول سے بھی بڑھ کر زیادہ عزت والا ہے؟ جب کہ تیری نظروں میں اس کا رسول زیادہ عزت والا ہے۔ اور یہی بات حق ہے --- تو پھر کیا بنے گا کہ وہ تو اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور تو نہیں ڈر رہا؟

اے چلانے والے! .... ذرا موازنہ تو کر' اگر کوئی پولیس والا تجھے کرخت آواز میں بلائے تو تُو گمان کرتا ہے کہ حساب کی گھڑی آن پہنچی' اگر تجھے کوئی آفیسر دھمکی دے تو تیری ڈر کی وجہ سے آنکھ بھی نہیں جھپکتی مگر تجھے ملک کی اعلیٰ مقتدر' (صاحب اقتدار) شخصیت دھمکی دے تو تیری' رعب و دبدبہ کی وجہ سے کمر ٹوٹی جاتی ہے' اگر وہ صاحب انتقام' جبار و قہار مالک الملک تجھے کوئی دھمکی دے تو تیرا کیا حال ہونا چاہیئے؟ کدھر کا رخ کرے گا؟ اس سے تجھے کون بچا سکے گا؟

کیا جب تو بچشم خود آگ کو دیکھ لے گا' تیرا رونا چلانا یا غم و ملال کرنا تجھے نجات دے دے گا؟ جب تو نماز ہی نہیں پڑھ رہا تو پھر تو اپنی عارضی زندگی گزارتے ہوئے اپنی اخروی زندگی کے لیے اور کون سا ذخیرہ جمع کر رہا ہے؟

اگر تُو نماز پڑھ لے تو تجھے کون سا نقصان اٹھانا پڑے گا؟ کہ جس سے تو ڈر رہا ہے اور اس ڈر کی بنا پر نماز نہیں پڑھ رہا۔

تو خوش نصیبوں اور سعداء کے ہمراہ جنت میں ہو یا بد نصیبوں اور اشقیاء کے ساتھ جہنم میں ہو' تجھے ان میں سے کس کی رفاقت محبوب اور پسندیدہ ہے؟ [1]

---

[1] عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: "جس =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑫ نماز پڑھنا شروع کر دے ...... تو اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں ہے' تو اس کی خوش حالی اور فارغ البالی میں پہچان رکھ' پریشانی اور سختی میں وہ تیری پہچان رکھے گا۔ ①

⑬ نماز پڑھا کر اور ...... ایسا برائے نام مسلمان نہ بن کہ تو اسلام سے نسبت تو رکھے لیکن وہ اسلام تجھ سے اظہار بیزاری کرتا ہو!

اور اس بات سے بھی بچتا رہ کہ کہیں تو اسلام کو گرانے اور تباہ و ویران کرنے میں "کدال" بن جائے' اور تو بھی اس فخر کرنے والے کی طرح اپنے اسلام پر فخر کر

أَبِيْ الْإِسْلَامُ لَا أَبَ لِيْ سِوَاهُ

إِذَا افْتَخَرُوْا بِقَيْسٍ اَوْ تَمِيْمٍ

یعنی "جب لوگ اپنے اپنے آباؤ اجداد قیس اور تمیم وغیرہ کے ناموں کے ساتھ فخر کرنے لگیں تو میرا باپ صرف "اسلام" ہو گا اس کے علاوہ کوئی اور باپ نہیں۔

⑭ نماز پڑھ اور ...... اپنے پاکباز نیک سیرت مسلمان بھائیوں کے لیے "جنگی زرہ" بن جا' ان کی تعداد میں اضافہ کر' ان کی قوت بازو کو مزید مضبوط بنا دے' ان کے دشمن پر سختی والا برتاؤ کر اور منافقوں کی تعداد کو کم بنا دے۔

⑮ نماز پڑھا کر ...... رحمٰن کو راضی کر لے' شیطان کو ناراض کر دے اور چال بازوں کی چال اور مکاروں کی مکاری کو دھتکار دے۔

⑯ نماز پڑھ کہ ...... نماز تو ایک نور ہے کہ جس سے باطل اور کج روی کے اندھیرے

= نے نماز کی حفاظت کی تو نماز اس کے لیے نور' دلیل اور بروز قیامت نجات کا باعث ہو گی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی (نہ پڑھی اسے ضائع کر دیا) تو یہ نماز نہ اس کے لیے نور اور دلیل ہو گی اور نہ ہی نجات کا باعث اور وہ قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ (عذاب میں) ہو گا۔ (مسند احمد ۲/۱۶۹)

اب نماز نہ پڑھنے والے کو خود ہی سوچ لینا چاہیئے کہ کل بروز قیامت وہ کن لوگوں کے ساتھ ہو گا؟

① رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو چند نصیحتیں ارشاد فرمائی تھی ان میں سے ایک یہ بھی تھی: "تَعَرَّفْ اِلَيْهِ فِيْ الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِيْ الشِّدَّةِ" (مسند احمد ۱/۳۰۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کافور ہوتے ہیں' دل میں حق و ہدایت کی قندیلیں روشن ہوتی ہیں۔ اس سے تو اپنی قبر کو منور اور روز محشر اپنی پیشانی کو چمکنے' ٹمٹمانے والی بنا سکتا ہے۔

۱۷ نماز پڑھ کہ ...... یہی گناہوں کے آگے بہت بڑی رکاوٹ' حملہ شیطانی اور شہوات نفسانی کے سامنے بہت بڑا بند ہے۔

۱۸ نماز پڑھا کر کہ ...... حساب بڑا سخت اور حساب گیر بڑی زبردست قدرت والا ہے' اور یہ بھی یقین رکھ لے کہ قیامت کے دن' تمام چرندے پرندے' لوگوں کی خاطر پیدا شدہ سختیوں' ہولناکیوں کو دیکھتے ہی یہ کہنا شروع کر دیں گے' "اے بنی آدم! ہم تو اس اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں تمہارے جیسے انسان نہیں بنایا' نہ تو ہم جنت میں داخلے کی امید رکھتے ہیں اور نہ ہی عذاب سے بچنے کی فکر کرتے ہیں۔" اس موقع پر مجرم انسان یہ خواہش کرے گا کہ کاش! وہ بھی کوئی حیوان ہوتا اور ان کے ساتھ دوبارہ مٹی بن جاتا۔ (کیونکہ تمام جانور حساب کتاب کے بعد دوبارہ مٹی بنا دیئے جائیں گے' لیکن مجرم انسان کی یہ تمنا ہرگز ہرگز پوری نہ ہو گی' مترجم)

۱۹ اے میرے بھائی! آخر میں' پھر میں تجھ سے یہی کہتا ہوں کہ نماز پڑھی شروع کر دے ...... کہ میں بھی نماز پڑھتا ہوں' میں اپنے لیے جس بھلائی کی امید رکھتا ہوں تیری ذات کے لیے بھی اسی بھلائی اور خیر کی امید رکھتا ہوں' کیونکہ تو میرا اسلامی اور دینی بھائی ہے۔ [۱]

۲۰ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نماز پڑھ ......:

﴿ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ﴾

---

[۱] اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک بھی ہے کہ:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ))

تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی (چیز) پسند کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(البقرۃ: ۲/۲۳۸)

"اپنی نمازوں کی نگہداشت رکھو' خصوصاً اللہ کے آگے اس طرح کھڑے ہو' جیسے فرماں بردار غلام کھڑے ہوتے ہیں۔" (ترجمہ از تفہیم القرآن)

اور اس انجام سے ڈرتے ہوئے نماز پڑھا کر کہ ...... کہیں کافروں کے گروہ میں شامل نہ کر دیا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

((اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَھُمُ الصَّلَاۃُ' فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ))

"ہم مسلمانوں اور ان کافروں کے درمیان' جو عہد ہے وہ نماز کا ہے' جس نے نماز کو ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔"

مجھے اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' میں تیری خیر خواہی کر رہا ہوں' نماز پڑھ لیا کر' اللہ تعالیٰ تجھے اور مجھے اپنے ان پسندیدہ نیک بندوں میں شامل کر دے جو بات کو سنتے ہیں پھر اچھی بات کی پیروی شروع کر دیتے ہیں۔ (یعنی اس پر باقاعدگی سے عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں)

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز کی اہمیت اور ترک کرنے کا وبال

مسلمان پر دن رات میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں' جو اس کو ہر حال میں ادا کرنا ہیں۔ ارشاد باری ہے:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا ﴾ (النساء: ۴/۱۰۳)

"بے شک مؤمنوں پر وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا فرض ہے۔"

نماز پورے دین کا ستون ہے' جیسے ایک عمارت کے نیچے ستون کی سپورٹ دی جاتی ہے اگر ستون نکال دیں تو عمارت بھی زمین پر گر جاتی ہے' اسی طرح نماز بھی پورے دین کی عمارت کا ستون ہے' اس کے بغیر باقی دین بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ نماز ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل ہے' جو نماز پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے اور جو نماز نہیں پڑھتا وہ رسول اللہ کے فرمان کے مطابق کفر کے حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔

کتنے ہی ہمارے بھائی ایسا کرتے ہیں کہ کبھی نماز پڑھ لیتے اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں یا پھر عشاء اور فجر کی نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ قرآن مجید کی کتنی ہی آیات اور احادیث مبارکہ اس بات کی نشاندہی کر رہی ہیں کہ کبھی نماز پڑھ لینا اور کبھی چھوڑ دینا نجات کے لیے کافی نہیں ہے۔ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"بے شک انسان بڑا بے صبرا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اُسے کوئی برائی پہنچتی ہے تو واویلا کرتا ہے۔ اور جب کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ہاتھ روک لیتا ہے۔ البتہ (ان فطری برائیوں سے) وہ نمازی مستثنیٰ ہیں جو اپنی نمازیں ہمیشہ باقاعدگی (بغیر کسی تعطل اور ناغے) کے ادا کرتے ہیں یعنی ہمیشہ پڑھتے ہیں۔"

نماز کی فضیلت نماز کی فضیلت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُكَفِّرَاتٌ مَابَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرَ)) (صحیح مسلم: کتاب الطهارة)

"پانچوں نمازیں' ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ' ایک رمضان سے دوسرا رمضان درمیانی عرصہ کے تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ کیے ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ نماز کی اہمیت واضح کرتے ہوئے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((اَرَءَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا)) (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

"بتاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار نہاتا ہو' تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی؟" صحابہؓ نے جواب دیا: "اس کے جسم پر میل کچیل بالکل نہ رہ جائے گی۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے' اللہ ان کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

نماز کو ضائع کرنے والوں کا انجام

اللہ تعالیٰ نمازوں کو ضائع کرنے والوں کا عبرتناک تذکرہ قرآن میں کئی جگہوں پر فرماتا ہے۔ ایک جگہ اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ○ ﴾ (مریم: ۱۹/۵۹' ۶۰)

"ان (نیک) لوگوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور (اپنی) خواہشات کی پیروی کرنے لگے۔ ایسے لوگ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے۔ مگر جن لوگوں نے توبہ کی ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گا۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ نمازوں کو ضائع کرنے والے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ○ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○ ﴾ (الماعون: ۱۰۷/ ۴ تا ۷)

"ایسے نمازیوں کے لیے دوزخ (کی شعلے مارتی آگ) ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں جو ریاکاری کرتے ہیں اور جو عام استعمال کی چیز (بھی) عاریتاً دینے سے انکار کر دیتے ہیں۔"

قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ نماز نہ پڑھنے کے جرم میں ہی اللہ تعالیٰ بے نمازوں کو جہنم کا ایندھن بنا دے گا' وہ اس میں جلتے رہیں گے۔ جب انہیں کبھی پوچھا جائے گا کہ تم کس جرم کی پاداش میں جہنم میں ڈالے گئے؟ تو وہ کیا جواب دیں گے؟ اس کا نقشہ قرآن نے یوں کھینچا ہے:

﴿ فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ .... ○ ﴾ (المدثر: ۷۴/ ۴۳)

"جنات والے مؤمن جنت میں رہتے ہوئے جہنم میں جلنے والے مجرموں سے سوال کریں گے اور پوچھیں گے کہ یہ تو بتاؤ کہ تمہیں کون سی چیز اس جہنم میں لے گئی (یعنی کون سی چیز تمہارے دوزخ میں داخلے کا سبب بنی؟) جہنمی جواب دیں گے: "ہم (دنیا میں) نماز نہیں پڑھتے تھے ......" (اسی بنا پر جہنم ہمارا ٹھکانہ ٹھہرا ہے)۔"

اے رحیم و کریم مولا! .... تجھ سے التجا ہے کہ ہمیں اپنی [illegible] بے نمازی کی کوتاہیوں سے بچا اور جہنم سے بچا کر اپنی رضا [illegible] داخل کر دے۔ (آمین) بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

مکتبہ الرحمانیہ
99- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ....

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

میں نماز کیوں پڑھتا ہوں؟

نماز ایک پیار اور محبت بھرا رشتہ ہے ... خالق اور مخلوق کے درمیان ... عبد اور معبود کے درمیان ... بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ... جو باقاعدگی سے نماز پڑھتا ہے گویا وہ اللہ کریم سے محبت کرتا ہے ... اور پھر جواب میں قدر دانی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے ... اور یوں محبّ و محبوب کے درمیان محبت کی یہ وفا شعاریاں رنگ لاتی ہیں کہ محبوبِ حقیقی خوش ہو کر اپنے محبّ کو کامیابی و کامرانی کا سرٹیفکیٹ دے کر جنتوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ بعض بدنصیب ایسے بھی ہیں کہ جب ان کو نماز کی دعوت دی جاتی ہے۔ تو وہ بہانے بناتے ہیں، تاویلیں کرتے ہیں، کہ جی یہ مسئلہ ہے، فلاں مسئلہ ہے .... ہماری یہ مجبوری ہے ... اس وجہ سے ہم نماز نہیں پڑھتے۔ بعض کبھی پڑھتے ہیں اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں ... بعض بالکل نہیں پڑھتے .... یہ کتاب ایسے ہی بھولے بھٹکے بھائیوں کیلئے ایک تازیانہ ہے، جو محبت کی شیرینی و حلاوت میں ڈوب کر لکھی گئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ نماز کیوں پڑھی جاتی ہے۔ اس کے دنیاوی اور اخروی فوائد کیا ہیں؟؟

کتاب جہاں کتاب و سنت کے موتیوں سے مزین ہے وہیں عقلی دلائل سے گم گشتہ راہوں کو اپنے رب سے رشتۂ محبت جوڑنے کی رہنمائی کرتی ہے۔ یہ کتاب جہاں نماز میں غفلت اور کوتاہی کرنے والوں اور نماز چھوڑ دینے والے بھائیوں کے لیے ایک تڑپا دینے والا تازیانہ ہے، وہیں ان کے لیے ایک ایسا تحفہ ہے جو ان کی زندگی کو شبنم بھرے بادِ نسیم کے معطر جھونکوں سے تر و تازہ کر کے جنتوں کی راہ دکھائے گا۔ ان شاء اللہ

DARULIBLAGH

دَارُالابلاغ

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ